11

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34 واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

17 تا 23 رمضان المبارک 1446ھ / 18 تا 24 مارچ 2025ء

اس شمارے میں

اسلاموفوبیا کب ختم ہوگا؟

امیر سے ملاقات (36)

اسلاموفوبیا کا عالمی دن اور حقائق

تندرستی ہزار نعمت ہے

اعتکاف کی فضیلت واحکام

تیرِ عناد ....

روزے کا دین میں مقام

یہ ایک فطری سی بات ہے کہ جس اُمت پر اللہ کے نظام کو دنیا میں قائم کرنے اور اس کے ذریعے نوعِ انسانی کی قیادت کرنے اور انسانوں کے سامنے حق کی گواہی دینے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کرنے کو فرض کیا جائے، اُس پر روزہ فرض ہو! روزے ہی سے انسان میں محکم ارادے اور عزم بالجزم کی نشوونما ہوتی ہے۔ روزہ ہی وہ مقام ہے جہاں بندہ اپنے رب کی اطاعت وانقیاد کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ پھر روزہ ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے انسان خدا کی رضا اور اجرِ آخرت کے لیے تمام جسمانی ضرورتوں پر قابو پاتا ہے اور تمام دشواریوں اور زحمتوں کو برداشت کرنے کی قوت حاصل کرتا ہے۔

اس فریضہ کا اولین مقصود تقویٰ، قلب کی صفائی، احساسِ ذمہ داری اور خشیتِ الٰہی کے لیے دِلوں کو تیار کرنا ہے۔ تقویٰ دل میں زندہ و بیدار ہو تو مومن اس فریضہ کو اللہ کی فرمانبرداری کے جذبے کے تحت اُس کی رضا جوئی کے لیے ادا کرتا ہے۔ تقویٰ ہی دِلوں کا نگہبان ہے۔ وہی معصیت سے روزے کو خراب کرنے سے انسان کو بچاتا ہے، خواہ یہ دل میں گزرنے والا خیال ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کے اولین مخاطب جانتے تھے کہ اللہ کے یہاں تقویٰ کا کیا مقام ہے اور اُس کی میزان میں تقویٰ کا کیا وزن ہے۔ روزہ اُس کے حصول کا ذریعہ اور اُس تک پہنچانے کا راستہ ہے۔

سید قطب شہیدؒ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں
کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1126

روزِ قیامت ہر ایک سے باز پرس ہوگی

سورۃ العنکبوت | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت:13

وَلَيَحۡمِلُنَّ اَثۡقَالَهُمۡ وَاَثۡقَالًا مَّعَ اَثۡقَالِهِمۡ ۫ وَلَيُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳﴾

آیت:۱۳ ﴿وَلَيَحۡمِلُنَّ اَثۡقَالَهُمۡ وَاَثۡقَالًا مَّعَ اَثۡقَالِهِمۡ ۫﴾ ’’البتہ وہ لازماً اُٹھائیں گے اپنے بوجھ بھی اور اُن کے ساتھ کچھ دوسرے بوجھ بھی۔‘‘

یعنی آخرت میں یہ لوگ صرف اپنی گمراہی کی سزا ہی نہیں بھگت رہے ہوں گے بلکہ بہت سے دوسرے لوگوں کو گمراہ کرنے کا خمیازہ بھی اُنہیں بھگتنا ہوگا۔ لیکن اے اہل ایمان! اگر تم میں سے کوئی خطا کرے گا تو اُس کے لیے وہ خود ہی جوابدہ ہوگا۔ تمہاری کسی خطا کا بوجھ یہ لوگ نہیں اُٹھا سکیں گے۔

﴿وَلَيُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳﴾﴾ ’’اور اُن سے لازماً باز پرس ہوگی قیامت کے دن اس کے بارے میں جو جھوٹ یہ گھڑ رہے ہیں۔‘‘

اس آیت میں تاکید کا پھر وہی انداز ہے (لام مفتوح اور نون مشدد) جو اس سے پہلے آیات ۳، ۷ اور ۱۱ میں آچکا ہے۔ یعنی قیامت کے دن دوسروں کی خطاؤں کا بوجھ اُٹھانے کا یہ دعویٰ اُن کا خود ساختہ جھوٹ ہے اور اُس دن اپنی اس افترا پردازی کا بھی اُنہیں حساب دینا پڑے گا۔ اس سلسلے میں اللہ کا اٹل فیصلہ اور قانون بہر حال یہ ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ﴾ (الاسراء:۱۵) کہ اُس دن کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی۔

اس سورت کی ابتدائی بارہ آیات (پہلی آیت حروفِ مقطعات پر مشتمل ہے) اپنے مضمون کے اعتبار سے خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ چنانچہ کسی بھی دینی انقلابی تحریک کے کارکنوں کو چاہیے کہ ان آیات کو حرزِ جان بنالیں اور ان میں درج ہدایات و فرمودات کو اپنے قلوب و اذہان میں پتھر پر لکیر کی مانند کندہ کرلیں۔ (اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کا حساب آسان فرمائے۔ آمین!)

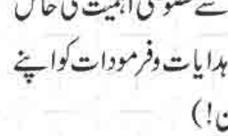

درس حدیث

رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وَمَنِ اعۡتَكَفَ يَوۡمًا ابۡتِغَاءَ وَجۡهِ اللهِ تَعَالٰی جَعَلَ اللهُ بَيۡنَهُ وَبَيۡنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنۡدَقٍ اَبۡعَدُ مِمَّا بَيۡنَ الۡخَافِقَيۡنِ)) (المعجم الاوسط للطبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دیں گے، ایک خندق کی مسافت آسمان و زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔‘‘

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
17 تا 23 رمضان 1446ھ جلد 34
18 تا 24 مارچ 2025ء شمارہ 11
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقامِ اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

ادا ریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلاموفوبیا کب ختم ہوگا؟

نائن الیون کے 'ڈرامے' کے بعد مسلمانوں اور اسلام کے خلاف دنیا بھر میں نفرت اور ان کے بارے میں ادارہ جاتی سطح پر بدگمانی اور خوف وبائی حد تک ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پھیلایا گیا۔ ایک بیانیہ تیار کر کے اُسے آگے بڑھایا گیا جو مسلم معاشروں اور ان کے مذہب کو تشدد اور دہشت گردی سے جوڑتا ہے۔ اسلام سے خوف اور مسلمانوں کے ساتھ تعصب پر مبنی یہ بیانیہ انتہا پسندانہ پروپیگنڈے تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ دنیا بھر خصوصاً مغربی ممالک، بھارت اور اسرائیل میں اسے ذرائع ابلاغ، علمی شعبوں، پالیسی سازوں اور ریاستی مشینری کے بعض حصوں میں بھی قبولیت حاصل ہوگئی۔ پھر یہ کہ اکثر مسلم ممالک جو دورِ حاضر میں پالیسی سازی کے لیے مغرب کا ہی رُخ کرتے ہیں، اُنہوں نے بھی اسے اپنے ہاں ریاستی سطح پر اپنا لیا۔ گویا مغرب نے اللہ کے دین اور مسلمانوں دونوں سے خوف اور نفرت پیدا کرنے کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کام کیا گیا ہے۔ اگرچہ اسلام دینِ فطرت اور ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے لیکن یہ نہ صرف طاغوتی قوتوں کے لیے ہر دور میں ناقابل قبول رہا ہے بلکہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر نفسانی خواہشات اور مادر پدر آزادی کے خواہاں افراد اور معاشروں میں بھی اِسے ناپسندیدگی کا سامنا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: ''دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔'' (البقرۃ: 256) یعنی کسی بھی شخص کو اسلام میں داخل ہونے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ کی طرف سے ہدایت آجانے کے بعد بھی اگر کوئی شخص اسلام میں داخل نہیں ہوتا تو یہ اُس کا اور اللہ کا معاملہ ہے۔ کسی فرد، ادارے یا ریاست کو اُسے زبردستی مسلمان بنانے کی ہرگز اجازت نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اُس کے ماں باپ اُسے یہودی، نصرانی یا مشرک بناتے ہیں۔'' (جامع ترمذی)

دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک مرتبہ اسلام میں داخل ہو جانے کے بعد اُس میں پورے کا پورا داخل ہونے اور رہنے کا حکم ہے۔ (البقرہ: 208) ایسا نہیں ہے کہ اسلام کی اُن باتوں کو تو اختیار کر لیا جائے جن میں سہولت محسوس ہو اور دل بھی اُن پر آمادہ ہو۔ جب کہ تھوڑی مشکل یا مشقت کی بات ہو تو اُس سے اعراض کر لیا جائے۔ اس کی مثال اس طرح سے دی جا سکتی ہے کہ آپ کسی بہت اچھی شہرت کے حامل تعلیمی ادارے میں داخلہ لے لیتے ہیں مگر اُس تعلیمی ادارے میں آنے جانے، پڑھنے لکھنے، بات چیت کرنے کے جو قواعد وضوابط ہیں، اُن پر عمل نہیں کرتے تو پھر سختی سے اُن قواعد وضوابط پر عمل کرایا جاتا ہے۔ جب آپ اُن قواعد وضوابط پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں تو سکون میں رہتے ہیں۔ جو لوگ اُس تعلیمی ادارے میں داخلہ حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ اُس کے ڈسپلن کو ''بہت سخت اور ظالمانہ'' خیال کرتے ہیں، کچھ ایسی ہی صورتِ حال اسلام اور مسلمان کے حوالے سے بھی ہے۔ اگرچہ آج کا مسلمان عمومی طور پر اسلام کا صحیح مظہر نہیں ہے۔ لیکن کیا کیا جائے کہ اسلام اور مسلم کا تعلق ایسا ہے کہ ''لاعین ولا غیر''۔ مسلمان جو کرے گا چاہے وہ اسلامی تعلیمات کے برعکس ہی کیوں نہ ہو، غیر مسلم اُس کے عمل کو اسلام سے ہی جوڑیں گے۔ بہرحال اعراض کرنے والوں کو اسلامی نظم کے تحت لانے کے لیے ضابطے تقریباً ساڑھے چودہ صدیاں قبل ہی طے کر دیئے گئے تھے۔ پھر یہ کہ اللہ کے کلام اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں باطل کے خلاف اقدام کو بھی اہتمام کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ لہٰذا باطل قوتیں تو جانتے بوجھتے خود کو بچانے کے لیے اسلام سے خوف رکھتی ہیں اور مسلمانوں سے نفرت کرتی ہیں۔ 1990ء کی دہائی کا آغاز صدر جارج ایچ بش (بش سینئر) نے سوویت یونین کی شکست وریخت کے بعد نیو ورلڈ آرڈر کا نعرہ لگا کر کیا اور اگلے دس سال تک اسلام اور مسلمانوں کو دنیا کا دشمن قرار دینے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا گیا۔ جس کا عروج 2001ء میں نائن الیون کی صورت میں سامنے لایا گیا۔ اُس کے بعد مسلمان ممالک کو نشانہ بنایا گیا، اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ نتھی کرنے کی کوشش کی گئی اور مسلم معاشروں میں مرد و خواتین کو دہشت گرد اور انتہا پسند قرار دیا گیا۔

مسلمانوں اور مسلم ممالک دونوں میں دو انتہائیں دیکھنے میں آئیں، جنہوں نے بھی نقصان کیا۔ ایک طرف کچھ جذباتی قسم کے لوگوں نے جہاد، قتال اور خلافت کے نام کو بدنام کیا۔ دوسری طرف مغرب زدہ ذہنوں، سیکولر لبرل طبقوں اور مغرب کی امداد پر پلنے والی این جی اوز نے مغرب کا بیانیہ نافذ کرنے کا علم اُٹھایا اور مسلم ممالک میں عوامی سطح پر فکری و عملی انتشار پیدا کیا۔ عوام کو یہ بتایا گیا کہ کیونکہ مغرب ناراض ہے اس لیے اُسے منانے کی خاطر اپنے دین میں کچھ ردوبدل اور نرمی کی ضرورت ہوگی۔ ہمارے نزدیک اسلاموفوبیا کو تقویت دینے میں مؤخر الذکر نے اوّل الذکر سے زیادہ کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

2019ء میں جب خبر آئی کہ نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ میں جمعہ کے اجتماع کے دوران دو مساجد میں یکے بعد دیگرے ایک شخص نے فائرنگ کر کے پچاس سے زیادہ مسلمانوں کو شہید کر دیا جبکہ سو سے زیادہ مسلمان زخمی ہو گئے تو پاکستان کے اُس وقت کے وزیر اعظم عمران خان نے اعلان کیا کہ وہ مغرب میں پھیلنے والی اسلام کے خلاف نفرت کے سدباب کے لیے کچھ کریں گے۔ پھر اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 75ویں اجلاس میں جب اُنہیں خطاب کرنے کا موقع ملا تو اپنی تقریر میں مسلمانوں کے دل میں قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ کے مقام پر گفتگو کی اور مطالبہ کیا کہ جنرل اسمبلی اسلاموفوبیا سے نبٹنے کے لیے رائے شماری کرائے اور اس کے خلاف ایک عالمی دن مقرر کرے۔ 15 مارچ 2022ء کو اقوامِ متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب منیر اکرم نے او آئی سی کی جانب سے اسلاموفوبیا کے سدباب کا دن ٹھہرانے کی قرارداد پیش کی تو یورپی یونین کے ممالک اور بھارتی مندوبین نے مخالفت میں تقاریر تو کیں مگر کسی بھی ملک نے اس قرارداد کے خلاف ووٹ نہیں دیا۔ لیکن اُس کے بعد مسلم ممالک نے اس پر پہرہ نہیں دیا اور دن تو اپنی جگہ قائم رہا لیکن نہ کشمیر میں بھارتی ظلم ختم ہوا اور نہ مغرب میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور حملے۔ بلکہ 7 اکتوبر 2023ء کو اسرائیل نے غزہ پر وحشیانہ بمباری کا آغاز کیا۔ ساڑھے تیرہ ماہ کے دوران 50 ہزار سے زائد فلسطینی مسلمان عورتوں، بوڑھوں، بچوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پروپیگنڈا ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے سرحدوں پر لڑنے والی افواج اور میدانِ جنگ میں لڑنے والے سپاہیوں کے ساتھ ساتھ گھروں میں بیٹھے حضرات، خواتین اور بچے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پروپیگنڈا کے ذریعے مغربی دنیا میں پھیلائی گئی اسلام سے نفرت و خوف نے پوری دنیا میں مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ یورپ اور امریکہ میں آباد ہونے والے مسلمان تو باقاعدہ زیرِ عتاب رہے ہیں اور اُنہیں ہراساں کرنے کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ عوامی مقامات پر اُن کے ساتھ غیر مسلموں کا رویہ توہین آمیز ہوتا ہے۔ اس دوران کئی پُرتشدد واقعات میں مسلمانوں کو اُن کے مذہب کی وجہ سے عوامی سطح پر نشانہ بنایا گیا۔ حجاب، مساجد اور دیگر شعائرِ اسلام کے خلاف مغرب میں کئی غیر مسلم تنظیموں اور انتہا پسند افراد نے کھل کر اپنی نفرت کا اظہار کرنے کے لیے ہر طرح کے ذرائع استعمال کیے۔ نہ صرف تحریری مواد لکھنا شروع کر دیا بلکہ سرکاری سرپرستی اور آشیر باد کے ساتھ قرآنِ پاک کی بے حرمتی کی گئی اور صاحبِ قرآن ﷺ کے گستاخانہ خاکے بنائے گئے (معاذ اللہ) اور اسے مغرب کی اظہارِ رائے کی آزادی قرار دے دیا گیا۔ دنیا بھر کے مسلمان تہذیب یافتہ کہلوانے والے مغربی ممالک کی ان جاہلانہ حرکتوں پر معترض ہوئے اور اُنہیں انتہا پسند قرار دیا گیا!

اسلام کے خلاف نفرت کا اظہار جو پہلے تشدد کے ذریعے یا تحریری طور پر ہوتا تھا، اب سماجی رابطے کی ویب سائیٹس پر بھی آچکا ہے، لوگ مسلمانوں کے نام پر جعلی اکاؤنٹس بنا کر توہینِ مذہب اور اہانتِ رسول ﷺ کے حوالے سے مواد شیئر کر رہے ہیں جو مسلمانوں کے لیے یقیناً اتنا ہی تکلیف دہ ہے جتنا فرانسیسی جریدے چارلی ایبڈو میں شائع ہونے والے گستاخانہ خاکے یا ملعون رشدی اور ملعونہ تسلیمہ نسرین کی کتابیں۔ مملکتِ خداداد پاکستان نے بھی یہ دن دیکھنا تھا کہ سوشل میڈیا پر فحش مواد (تصاویر/ ویڈیوز) پر اسلام کی مقدس ہستیوں کے نام لکھ کر توہین کا ایک طوفان کھڑا کر دیا جائے۔ اس گھناؤنے شیطانی عمل کی ہمارے ملک کا سیکولر، لبرل اور ملحد و دین بے زار طبقہ کھل کر پشت پناہی کر رہا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر مسلموں کو صحیح معنوں میں مسلمان بن کر دکھایا جائے۔ یعنی ہمیں اسلام کا حقیقی نمائندہ بننا اور عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ جب مسلمان اللہ کی کتاب اور اُس کے آخری رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے اور ختمِ نبوت پر صحیح معنوں میں پہرہ دینے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا عملی نمونہ بن جائیں گے تو غیر مسلموں کے دل و دماغ میں ڈالے گئے بہت سے خدشات اور خوف دور ہو جائیں گے۔ جب مسلمان اسلام کے نظام کو عملی طور پر نافذ و قائم کریں گے تو اُن گروہوں اور ممالک کے خلاف عملی اقدام بھی کیے جائیں گے جو اسلاموفوبیا کے پشت پناہ ہیں۔ حزب اللہ ہوں گے تو حزب الشیطان کے سر کچلے جائیں گے۔ تب اسلاموفوبیا ختم ہوگا۔ ان شاء اللہ!

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے نماز تراویح کے دوران دورہ ترجمہ قرآن کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اس کی بدولت بہت سے لوگوں کی زندگیاں بدل گئیں۔

رمضان میں کرکٹ چیمپئنز ٹرافی اور رمضان ٹرانسمیشن جیسے اقدام رمضان کے مقاصد سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کی مذموم کوشش ہے جس کی ہر سطح پر مذمت ہونی چاہیے اور اس حوالے سے آگاہی مہم شروع کی جانی چاہیے۔

معاشرتی سدھار کا بنیادی حل یہ ہے کہ خود بھی قرآن سے جڑیں اور دوسروں کو بھی قرآن سے جوڑنے کی کوشش کریں۔

آج ہماری ذلت اور رُسوائی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ہم نے قرآن کے نظام کو نافذ نہیں کیا۔

خصوصی پروگرام ''امیر سے ملاقات'' میں

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم واحباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

سوال: رمضان المبارک کا مہینہ امیر تنظیم سے لے کر رفیق تنظیم تک تنظیم اسلامی کی اکثریت کو بہت زیادہ اپنے ساتھ مصروف رکھتا ہے۔ الحمدللہ! دورہ ترجمہ قرآن کا آغاز بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے زمانے سے ہوا اور آج پاکستان بھر میں اور بیرون ممالک بھی کئی مقامات پر نماز تراویح کے دوران یہ پروگرامز ہو رہے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ خود بھی 20 سال سے دورہ ترجمہ قرآن کرا رہے ہیں۔ کیسا تجربہ رہا اور عوام کو ان پروگرامز سے کتنا فائدہ پہنچا؟

امیر تنظیم اسلامی: تنظیم اسلامی میں میری شمولیت 1998ء میں ہوئی، البتہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو میں نے 1991ء سے سننا شروع کیا تھا۔ اُس دور سے ہی یہ بات سمجھ میں آ گئی تھی کہ رمضان کی راتیں قرآن کے ساتھ بسر ہونی چاہئیں۔ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اُمت کے اسلاف کا یہی طرزِ عمل تھا اور احادیث مبارکہ میں اس کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحبؒ کو سننے کے بعد دوسری بات یہ سمجھ میں آئی کہ قرآن کی تلاوت تو ہم کرتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تلاوت کا بھی ثواب ملتا ہے لیکن قرآن مجید اصل میں کتاب ہدایت ہے۔ اگر سمجھیں گے نہیں کہ اس میں کیا لکھا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے تو ہم ہدایت کیسے حاصل کریں گے۔ یہ بات 1992ء تک کالج لائف میں ہی سمجھ میں آ گئی تھی اور اس کے بعد نمازِ تراویح مسجد میں ادا کرنے کے بعد گھر میں آ کر فتح محمد جالندھری صاحب کا ترجمہ قرآن پڑھنا شروع کیا۔ ڈاکٹر صاحبؒ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ قرآن روزِ قیامت بندے کی شفاعت کرے گا کہ اس بندے کو میں نے رات کو سونے سے روکا لہٰذا اس کو بخش دیا جائے۔ اس وجہ سے شوق پیدا ہوا اور راتیں قرآن کے ساتھ بسر ہونے لگیں۔ 1998ء میں ڈی ایچ اے کراچی میں محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا دورہ ترجمہ قرآن شروع ہوا تو میرے کزن مجھے اپنے ساتھ وہاں لے جانے لگے۔ پھر اعتکاف میں بیٹھا تو خلاصۂ مضامین قرآن پڑھنے کا موقع ملا۔ اسی سال تنظیم میں بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ 2000ء میں الحمدللہ خود دورہ ترجمہ قرآن پیش کرنے کا موقع ملا۔ اللہ کی توفیق سے یہ سلسلہ آج تک

مرتب: محمد رفیق چودھری

جاری ہے۔ اسی طرح اور بہت سے لوگوں کی زندگیاں ہم نے دورہ ترجمہ قرآن کی بدولت بدلتے ہوئے دیکھی ہیں۔ دورہ ترجمہ قرآن سننے کے لیے خواتین کے لیے بھی باپردہ انتظام ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ہزاروں مسلمان بچیوں اور خواتین کی زندگیاں بدلی ہیں، انہوں نے پردہ اور حجاب شروع کیا ہے اور اسلامی طرزِ زندگی اپنانا شروع کیا ہے۔ 2010ء کا واقعہ ہے، ایک صاحب اور ان کی اہلیہ ماڈلنگ کے شعبہ سے وابستہ تھے، دورہ ترجمہ قرآن میں آنا شروع ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ دورہ میں سورۃ النور اور سورۃ الاحزاب کی تشریح سننے کے بعد ان کی اہلیہ رونے لگیں۔ ساتھ ہی کوئی بزرگ خاتون تھیں، انہوں نے پوچھا کیوں رو رہی ہو تو اس نے بتایا کہ احساس ہوتا ہے کہ زندگی کہاں گزار دی۔ دوسرے دن وہ بزرگ خاتون بہت سارے عبایہ اور حجاب لے کر آئیں اور بچیوں اور خواتین میں تقسیم کیے۔ ان صاحب کی اہلیہ نے بھی حجاب اختیار کیا اور بے پردگی سے توبہ کر لی۔ اسی طرح ایک صاحب تھے جنہوں نے کہا میں دورہ ترجمہ قرآن سنوں گا لیکن تراویح نہیں پڑھوں گا۔ ترجمہ سننے کے بعد پہلے انہوں نے نماز پڑھنا شروع کی اور اس کے بعد تراویح بھی پڑھنا شروع کی اور طرزِ زندگی میں بھی تبدیلی آ گئی۔ اسی طرح ہمارے استاد محترم انجینئر نوید احمد مرحومؒ ایک جگہ دورہ ترجمہ قرآن کرا رہے تھے۔ وہاں حکومتی اداروں کے ایک بہت بڑے عہدیدار بھی آیا کرتے تھے۔ ایک دن دورہ ترجمہ قرآن کے بعد وہ نوید صاحبؒ سے ملے اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے کہ ہم نے زندگی کن گمراہیوں اور مظالم میں گزار دی۔ نوید صاحبؒ نے انہیں ترغیب دلائی کہ احساس ہو گیا ہے تو توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اس طرح اس شخص کی زندگی بدل گئی۔ اللہ تعالیٰ انسان کا دل بدلنے پر قادر ہے اور قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔

سوال: دورہ قرآن کرانا آسان کام نہیں ہے بلکہ مشقت طلب کام ہے۔ تجربے کی روشنی میں بتائیے؟

امیر تنظیم اسلامی: بعض علماء نے یہ بات بیان فرمائی ہے کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے قرانِ حکیم کی خدمت کے حوالے سے جو کام ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے لیا وہ انہی کا خاصہ ہے اور اُن پر اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت رہی۔ دورہ ترجمہ قرآن بھی ان کا فیض ہے کہ 25 سال کا نوجوان بھی روزانہ اڑھائی سے تین گھنٹے بیان کرے۔ جو لوگ دورہ ترجمہ قرآن کی مجالس میں شامل ہوتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ بیان کرنے والے پر کتنا دباؤ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ ہمارے ہاں معروف ہے کہ بعض علماء دن میں دورہ تفسیر کرواتے ہیں مگر وہ مدارس کے طلبہ کے لیے ہوتا ہے لیکن رات میں تراویح کے ساتھ اڑھائی تین گھنٹے تفسیر بیان کرنا واقعی ایک مشقت طلب کام ہے۔ اب الحمدللہ! بعض دیگر دینی جماعتوں نے بھی تراویح کے ساتھ 15 منٹ

یا آدھا گھنٹہ بیان کرنا شروع کردیا ہے وہ بھی بتاتے ہیں کہ یہ محنت طلب کام ہے کیونکہ مدرس نے تجوید کا خیال بھی رکھنا ہے کہ کم از کم حرام غلطی نہ ہو، اُسے ترجمہ بھی ٹھیک کرنا ہے، بعض مقامات ترجمے کے اعتبار سے مشکل اور حساس بھی ہیں، وہاں الفاظ کا انتخاب نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا ہے، پھر وقت کی تنگی کے باوجود تشریح بھی کرنی ہے، اس کے لیے تیاری اور مطالعہ بھی کر کے آنا ہے، بہت سارے مقامات پر فقہی مسائل بھی آتے ہیں ان کو بیان کرنے کے لیے بھی کافی مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر تشریح کے دوران فرائض دینی کا جامع تصور بھی بیان کرنا ہے، انقلابی تصور بھی پیش کرنا ہے، دینی فرائض کا احاطہ بھی کرنا ہے، اقامت دین کی جدوجہد کے لیے جماعت کی اہمیت کو بھی بیان کرنا ہے، یہ سارا کچھ چار رکعت تراویح کے وقفہ میں بیان کرنا ہوتا ہے۔ مدرس مقرر وقت کا لحاظ بھی رکھتا ہے لیکن 29 راتوں میں دورہ ترجمہ قرآن کی تکمیل بھی کرنی ہے۔ اس لیے یہ بہت مشقت والا کام ہے لیکن ہمارے بڑوں خصوصاً ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی محنتوں کا ثمر اور فیض ہے کہ سلسلہ آگے بڑھ رہا ہے۔ ہمارے استاد انجینئر نوید احمدؒ 2000ء میں رات کو دورہ کہیں اور کرواتے تھے لیکن وہاں سے قرآن اکیڈمی ڈی اے ایچ اے کراچی تشریف لا کر مجھے رات کو دو گھنٹے بیٹھ کر پڑھاتے تھے اور اگلے دن میں دورہ ترجمہ قرآن کرواتا تھا۔ اب ہمارے بہت سے مدرسین نے قرآن اکیڈمیز کے زیر اہتمام رجوع الی القرآن کورسز کیے ہوتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جس کام میں اخلاص اور للّٰہیت پیدا ہو جائے تو اس میں اللہ کی مدد بھی آتی ہے۔

سوال: کیا دورہ ترجمہ قرآن میں تفسیر بالرائے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: ہم مدرسین کو باقاعدہ تربیتی کورس کرواتے ہیں۔ ان میں ایک بنیادی کورس ہوتا ہے، اس کے بعد پھر ہر سال ریفریشر کورس سے بھی گزرنا ہوتا ہے۔ ان کورسز میں ہم مدرسین کو سکھاتے ہیں کہ دورہ ترجمہ قرآن کے دوران کیا کیا احتیاطی تدابیر اختیار کرنی ہیں۔ پھر ان کو ایک کتابچہ دیا جاتا ہے جس میں ساری ہدایات موجود ہوتی ہیں کہ اپنی مرضی سے کوئی تشریح نہیں کرنی بلکہ اسلاف کے مؤقف کی روشنی میں بات کرنی ہے۔ ایک تفسیر بالرائے محمود ہوتی ہے اور ایک تفسیر بالرائے مذموم ہوتی ہے۔ ہم تفسیر بالرائے مذموم سے مدرسین کو منع کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبؒ خود بھی فرماتے تھے کہ آپ علماء کی تفاسیر کا بھی مطالعہ کریں۔ اب تو ایسی آ گئی ہیں، انسان آسانی سے ہر تفسیر پڑھ سکتا ہے۔

ہمارے مدرسین میں ڈاکٹرز بھی ہوں گے، پروفیسرز بھی ہوں گے، انجینئرز بھی ہوں گے، ہر شعبہ کے لوگ ہوں گے تو وہ اپنے تجربے اور مہارت کی بنیاد پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن جس چیز کا علم نہ ہو اُس میں نہیں جانا چاہیے۔

بہر حال ہمارے ہاں ہر کوئی درس نہیں دے سکتا، کچھ بنیادی معیارات طے شدہ ہیں، اُن پر جو پورا اُترتا ہے وہ پہلے تربیتی کورسز کرتا ہے اور اس کے بعد درس دیتا ہے۔ جب ہم علماء کو یہ احتیاطی تدابیر بتاتے ہیں تو وہ اطمینان کا اظہار کرتے ہیں کہ تنظیم اسلامی کے تحت معیاری کام ہو رہا ہے۔ الحمدللہ!

> سمارٹ فون کا استعمال اُتنا ہی کریں جتنی آپ کی جائز ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ اس کا استعمال نہ کریں۔ جتنا اس کا استعمال کم کریں گے اُتنی ہی زندگی میں مثبت تبدیلی آئے گی۔

سوال: ہمارے ملک پاکستان میں ماہ رمضان کو کچھ مخصوص چیزوں کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے جیسا کہ ٹی وی چینلز پر رمضان ٹرانسمیشن کے نام سے پروگرامز ہوتے ہیں، شوز ہوتے ہیں اور اشتہارات ہوتے ہیں، کرکٹ میچ ہوتے ہیں، فوڈ سٹریٹس پر گہما گہمی ہوتی ہے۔ کیا یہ سب کچھ پلاننگ کے تحت کیا جا رہا ہے کہ لوگوں کو رمضان کے اصل مقاصد اور بالخصوص قرآن سے دور رکھا جائے؟

امیر تنظیم اسلامی: جب ہم دورِ نبوی ﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس وقت بھی قرآن کی تعلیم سے روکنے کی شعوری کوششیں کی گئیں۔ قرآن میں اللہ نے فرمایا: ”اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں، بے سمجھے اور اُسے ہنسی بنالیں اُن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔“ (لقمان: 6)

اس آیت کے نزول کا پس منظر یہ ہے کہ مشرکین کے سرداران میں سے ایک نضر بن حارث تھا جو تجارت کے لیے شام، عراق اور فارس جاتا تھا۔ وہاں سے وہ رقاصہ لے کر آیا تا کہ رات کو رقص کی محفلیں سجائی جائیں، ناچ گانے اور موج مستی میں لوگوں کو لگایا جائے تا کہ لوگ قرآن کو سننے کے لیے نہ جا سکیں۔ کفار کی تاریخ اس طرح کی کوششوں سے بھری پڑی ہے لیکن بعض اوقات اپنے بھی ان سازشوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کسے نہیں معلوم کہ رمضان کی کتنی عظمت اور احترام ہے، اس میں اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کے مواقع اللہ نے رکھے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر سال جیسے کھیلوں کرکٹ چیمپئنز ٹرافی کا انعقاد رمضان میں کروایا جاتا ہے۔ اس سال بھی 19 فروری سے کرکٹ چیمپئنز ٹرافی کا آغاز ہوا اور اس کا اختتام جا کر 9 مارچ کو ہوا۔ گویا کہ رمضان کا پہلا عشرہ اس کی نذر کر دیا گیا۔ سڑکیں بلاک ہوتی ہیں، روزہ داروں کو، مریضوں کو، طلبہ کو کتنی دقت اور پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے۔ پھر کرکٹ میں جوا، سٹہ، بے حیائی اور فحاشی جیسے منکرات کی بھرمار ہوتی ہے۔ پھر ٹائمنگ دوپہر 2 بجے سے لے کر رات 10 بجے تک رکھی گئی۔ اس دوران ساری نمازیں، افطار کی برکات، نماز تراویح، قرآن کی تلاوت، یہ سب اعمال کہاں گئے؟ قوم کو آخر کس طرف لگایا جا رہا ہے؟

کراچی میں پوری پوری رات بنگلوں کی چھتوں پر نیٹ لگا کر کرکٹ کھیلی جاتی ہے، فوڈ سٹریٹس پر ساری رات کھانے پینے، ہلے گلے اور پکنک منانے کا دور چلتا ہے۔ کہاں اس اُمت کی راتیں رمضان میں قرآن کے ساتھ بسر ہوتی تھیں اور کہاں آج اس کو کھلواڑ بنا دیا گیا ہے۔ وہ رمضان جو تقویٰ اور ہدایت کے حصول کا مہینہ تھا آج معصیت کے کاموں کے لیے مخصوص کر لیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اور کافروں نے کہا: اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں فضول شور و غل مچاؤ تا کہ تم غالب آ جاؤ۔“ (حٰم السجدہ: 26)

کفار اور مشرکین کو بھی علم تھا کہ قرآن زندگیوں کو بدل دیتا ہے۔ اگر لوگوں نے قرآن سننا اور سمجھنا شروع کر دیا تو ایک انقلاب آ جائے گا اور ہم مغلوب ہو جائیں گے۔ ہم کرکٹ کے خلاف نہیں ہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ ایسے کھیل جس سے جسمانی و ذہنی ورزش ملتی ہو جائز ہے بشرطیکہ دینی تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ لیکن خاص طور پر رمضان میں اس طرح کے کھیل کود میں قوم کو مشغول کرنا جس میں جوا بھی ہو، سٹہ بھی ہو، فحاشی اور بے حیائی بھی ہو، رمضان کا تقدس اور احترام بھی پامال ہو رہا ہے، فرائض دینی اور قرآن کی تعلیم سے بھی لوگوں کو محروم کیا جا رہا ہے تو ایسے کھیل کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ پھر رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر 12 گھنٹے لوگوں کو ٹی وی کی سکرین پر مصروف رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ سب کوششیں اصل میں رمضان کی اصل برکات کے حصول سے لوگوں کو محروم کر دینے والی

بات ہے۔ ماضی میں رمضان میں افطاری سے پہلے گھر کے افراد مل کر بیٹھتے تھے، دعاؤں کا اہتمام کرتے تھے، رات کو تلاوت قرآن اور تراویح کا اہتمام ہوتا تھا۔ سحری سے قبل تہجد پڑھتے تھے کیونکہ رات کے اس پہر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) نزول فرماتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن آج افطاری سے قبل بھی اور سحری کے اوقات میں بھی رمضان ٹرانسمیشن کے نام سے کھلواڑ چل رہا ہے، پھر انٹرٹینمنٹ کے نام پر بے حیائی اور بے پردگی کا طوفان ہے۔ یہ ساری چیزیں اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی ہیں۔

سوال: آج کے دور میں سمارٹ فون بھی ایک بڑی آزمائش ہے، زیادہ تر اوقات لوگوں کے اس میں صرف ہوتے ہیں اور بھٹکنے کے سو فیصد مواقع ہوتے ہیں۔ اس طرح جان بوجھ کر اگر بندے سے گناہ ہو جائے تو بندہ کیا کرے؟ (محمد زید، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: یہ اتنا آسان اور ہلکا مسئلہ نہیں ہے۔ کسی نے صحیح کہا ہے کہ پچھلے ایک ہزار سال میں انسان کو ایسا نشہ نہیں ملا جو سمارٹ فون کی صورت میں اب ہر انسان کی پہنچ میں ہے۔ ایک دانا شخص نے کہا جس انسان کو خود پر اعتماد نہ ہو وہ سمارٹ فون استعمال نہ کرے ورنہ برباد ہو جائے گا۔ گناہوں سے بچنے کا آسان طریقہ قرآن میں اللہ نے بتایا ہے:

''اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔'' (بنی اسرائیل:32)

تمام ذرائع جو بدکاری اور بے حیائی کی طرف لے جاتے ہیں، ان سے انسان خود کو دور رکھے۔ سمارٹ فون کا استعمال اُتنا ہی کریں جتنی آپ کی جائز ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ اس کا استعمال نہ کریں۔ کوشش کریں کہ بچوں کی پہنچ سے موبائل کو دور رکھیں۔ اگر ضروری ہو تو بچے والدین کے سامنے استعمال کریں تا کہ اُن کو معلوم ہو کہ وہ کیا دیکھ رہے ہیں۔ لیپ ٹاپ، کمپیوٹر پر اگر بچوں نے کام کرنا ہے تو ان کی نگرانی رکھیں۔ ایسا اہتمام ہو کہ میاں بیوی بھی ایک دوسرے کے موبائل کو استعمال کر سکیں، گھر کے دیگر افراد بھی کر سکیں۔ اس طرح ایک نگرانی بھی رہے گی اور احتیاط بھی رہے گی۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ہم رمضان میں سمارٹ فون کا بھی روزہ رکھ لیں۔ اس ایک تربیتی مشق سے ہو سکتا ہے عادت چھوٹ جائے۔ گناہ ہو جائے تو توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''سارے کے سارے بنی آدم خطا کار ہیں لیکن بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔'' قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کیے تو وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔'' (الفرقان:70، 71)

لیکن گناہ پر اڑ جانا، اس کا جاری رکھنا انسان کے لیے مہلک ثابت ہوتا ہے۔

سوال: تنظیم اسلامی پاکستان سب سے پہلے پاکستان میں خلافت کا نظام قائم کرنا چاہتی ہے اور اس کے بعد اسلام کے عالمی غلبہ کی بات کرتی ہے۔ اس تناظر میں کیا ہم شمالی امریکہ میں تنظیم اسلامی کی کوئی شاخ بنا سکتے ہیں تا کہ لوگوں کو اسلام کا اصل پیغام پہنچا سکیں؟ (نبیل خان صاحب، کینیڈا)

> **کرکٹ میں جوا، سٹہ اور بے حیائی بھی شامل ہے جس کی وجہ سے رمضان کا تقدس اور احترام پامال ہو رہا ہے، وقت اور دینی فرائض کا ضیاع اس کے علاوہ ہے۔**

امیر تنظیم اسلامی: ہمارے لیے اصل مقصود تو وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بتایا ہے کہ اللہ راضی ہو جائے اور آخرت میں کامیابی مل جائے جس کے لیے ہم نے دینی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ ان ذمہ داریوں میں اقامت دین کی جدوجہد بھی شامل ہے جس کا حکم قرآن میں دیا گیا:

''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے، اگرچہ مشرک لوگ ناپسند کریں۔'' (الصف:9)

مسلمان دنیا کے جس کونے میں بھی ہوں اُسے دینی ذمہ داریاں ادا کرنی ہوتی ہیں۔ آج کے دور میں دعوت دین کے حوالے سے بڑی آسانیاں بھی پیدا ہو چکی ہیں۔ بندہ یہاں بیٹھ کر دنیا بھر میں لوگوں تک پیغام پہنچا سکتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دروس لوگوں کو سنا سکتا ہے۔ نیت میں اخلاص ہو اور مقصد اللہ کی رضا ہو اور بندہ دعوت کا کام شروع کرے تو اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے۔ کینیڈا، آسٹریلیا اور بہت سے ممالک میں مثالیں موجود ہیں کہ بعض احباب ہفتہ میں ایک دن مخصوص کر لیتے ہیں اور کسی ایک کے گھر درسِ قرآن رکھ لیتے ہیں، ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے خطابات سنتے ہیں، پورے پورے خاندان اس میں شریک ہوتے ہیں۔ دوسرے ہفتے کسی دوسرے گھر میں رکھ لیتے ہیں۔ رمضان میں اور بھی بہترین موقع ہوتا ہے، روزے کی وجہ سے انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور اس تقویٰ کی وجہ سے قرآن سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح کا پروگرام ہمارے یہ رفیق بھی کینیڈا میں شروع کر سکتے ہیں۔ دورہ ترجمہ قرآن کی محافل کا لنک ہماری ویب سائٹ سے مل جائے گا۔ اس کی موبائل ایپ بھی ڈیویلپ ہو چکی ہے۔ اسی رمضان سے آغاز کریں اور ہمارے مرکز سے بھی رابطہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آسانیاں فرمائے گا۔

سوال: پاکستان میں رشوت خوری، چور بازاری اور لوٹ مار کرنے والوں کی اصلاح کیسے کی جائے؟ (محمد رفیق، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: معاشرے میں جتنے بھی جرائم ہوتے ہیں ان میں افراد انفرادی سطح پر بھی ملوث ہوتے ہیں، اگر انفرادی سطح پر ہم اپنی اصلاح کر لیں تو معاشرے کی اجتماعی سطح پر اصلاح خود بخود ہوتی جائے گی اور جرائم کا سدباب ممکن ہوگا۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ خود بھی قرآن سے جڑیں اور دوسروں کو بھی قرآن سے جوڑنے کا اہتمام کریں۔ قرآن کی محافل کو عام کریں، ہر گلی اور ہر محلے میں دروس قرآن کا اہتمام ہو۔ سب سے زیادہ انسان کو بدلنے والی چیز قرآن مجید ہے۔ بہت سے لوگوں کو بدلتے دیکھا ہے۔ ہمارے ہاں اکثر لوگ بیٹیوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے۔ ایک صاحب ہمارے دروس قرآن میں آتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جب والد صاحب فوت ہو گئے تو انہوں نے تیسرے دن ہی تمام بہنوں اور بھائیوں کا حصہ دے دیا اور یہ ترغیب ان کو درس قرآن سننے کی وجہ سے ملی۔ ہر ایک مسلمان پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ عائد ہوتا ہے اور ہر مسلمان اس حوالے سے آخرت میں جوابدہ بھی ہوگا کہ جہاں اس کا اختیار چلتا ہے وہاں اس نے اسلام کے نفاذ کی کوشش کرنی ہے۔

لہٰذا یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن کے پیغام کو عام کرے، اقامت دین کی جدوجہد میں حصہ لے۔ یہ ملک ہم نے اسلام کے نام پر لیا تھا۔ اسلام کی بدولت ہی مختلف نسلوں، زبانوں، رنگوں اور خطوں کے لوگ مل کر ایک قوم بنے اور اس قوم کی بقاء، سلامتی اور استحکام بھی اسلام کے نفاذ پر منحصر ہے۔ پاکستان کا قیام بھی رمضان کی 27 ویں شب کو عمل میں آیا تھا اور قرآن بھی اسی رات نازل ہوا۔ اس طرح قرآن اور پاکستان کا ایک فطری تعلق بھی ہے۔ ہماری حکومت اور علماء کو چاہیے کہ 27 رمضان کو قیام پاکستان کے مقاصد کے حوالے سے عوام کو ترغیب

دینے کا رواج قائم کریں۔ 14 اگست کو تو ہلڑ بازی اور بدتمیزی کا طوفان ہوتا ہے لیکن 27 رمضان کے موقع پر اگر نظریۂ پاکستان کے حوالے سے بات کی جائے تو شاید قوم کو بھولا ہوا سبق یاد آ جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اسی کتاب کے ذریعے سے کچھ قوموں کو بامِ عروج تک پہنچائے گا اور اسی کو ترک کرنے کے باعث کچھ کو ذلیل وخوار کر دے گا۔“ (رواہ المسلم)

آج ہماری یہ ذلت اس لیے ہے کہ ہم نے قرآن کو نافذ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن میں فرماتا ہے:

”اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔“ (سورۃ محمد: 7)

جب اللہ کی شریعت زمین پر نافذ ہوگی تو اللہ کی مدد بھی آئے گی اور تمام مسئلے بھی حل ہو جائیں گے۔

سوال: امیر تنظیم اسلامی اکثر دوسرے شہروں کے دوروں پر ہوتے ہیں اس دوران ان کے گھر والوں کے حقوق سلب نہیں ہو جاتے؟ (انصر طالب علم انجینئر)

امیر تنظیم اسلامی: شریعت کی رو سے پابندی یہ ہے کہ مسلسل چار مہینے تک گھر سے دور نہیں رہنا چاہیے۔ لیکن میرے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہے۔ ہر ماہ دو یا تین دورے کرنے ہوتے ہیں اور اس دوران دو، تین یا چار دن گھر سے دور رہنا پڑتا ہے لیکن اس دوران بھی فون پر گھر والوں سے، بچوں سے رابطہ رہتا ہے، الحمدللہ۔

پریس ریلیز 14 مارچ 2025ء

سوشل میڈیا پر گھناؤنے انداز میں جاری توہینِ رسالت واسلاف کو روکنے کے لیے حکومت فوری اقدامات کرے۔ المیہ یہ ہے کہ مسلم ممالک نے اسلاموفوبیا کے سدباب کے عالمی دن پر پہرہ نہیں دیا

شجاع الدین شیخ

سوشل میڈیا پر گھناؤنے انداز میں جاری توہینِ رسالت واسلاف کو روکنے کے لیے حکومت فوری اقدامات کرے۔ المیہ یہ ہے کہ مسلم ممالک نے اسلاموفوبیا کے سدباب کے عالمی دن پر پہرہ نہیں دیا۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے اسلاموفوبیا کے سدباب کے عالمی دن، جسے پاکستان میں یومِ تحفظ ناموس رسالت واسلاف کے طور پر بھی منایا جا رہا ہے، کے موقع پر ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے خلاف نفرت کا اظہار جو پہلے تشدد کے ذریعے یا تحریری طور پر ہوتا تھا، اب سماجی رابطے کی ویب سائیٹس پر بھی آ چکا ہے۔ کچھ لوگ مسلمانوں کے نام پر جعلی اکاونٹس بنا کر بدترین توہینِ مذہب اور اہانتِ رسول ﷺ پر مشتمل مواد شیئر کر رہے ہیں جو مسلمانوں کے لیے یقیناً اتنا ہی تکلیف دہ ہے جتنا فرانسیسی جریدے چارلی ایبڈو میں شائع ہونے والے گستاخانہ خاکے یا ملعون سلمان رشدی اور ملعونہ تسلیمہ نسرین کی کتابیں تھیں۔ مملکتِ خداداد پاکستان نے بھی یہ دن دیکھنا تھا کہ سوشل میڈیا پر فحش مواد (تصاویر/ویڈیوز) پر اسلام کی مقدس ہستیوں کے نام لکھ کر توہین کا ایک طوفان کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اس شیطانی عمل کی ہمارے ملک کے سیکولر، لبرل اور ملحد و دین بے زار طبقات کھل کر پشت پناہی کر رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت فی الفور توہینِ رسالت و اسلاف کے مرتکب افراد اور ان کے پشت پناہوں کو جرم ثابت ہونے پر عبرت ناک سزا دے تاکہ اس فتنہ کی بیخ کنی ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل، امریکہ، بھارت اور یورپ دنیا میں اسلاموفوبک دہشت گردی کے سرخیل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تین برس قبل اقوام متحدہ کا 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کے سدباب کا عالمی دن قرار دینا مسلم دنیا کے لیے ایک مثبت پیش رفت تھی اور اس قرارداد کو منظور کروانے میں ماضی کی حکومت نے کلیدی کردار ادا کیا۔ اس کے باوجود گزشتہ تین برس کے دوران مغرب میں توہینِ قرآن کے پے در پے واقعات دیکھنے میں آئے۔ حجاب سمیت دیگر شعائرِ اسلام کو نشانہ بنایا گیا۔ امیر تنظیم نے کہا کہ آج بھی کئی مغربی ممالک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منظم نفرت انگیزی اور تفریق کی پالیسی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی غزہ پر مسلسل ساڑھے 13 ماہ تک بہیمانہ بمباری بھی مسلمانوں کے خلاف ریاستی دہشت گردی کا حصہ ہے اور جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود اسرائیلی درندگی جاری ہے۔ ان تمام واقعات خصوصاً غزہ پر اسرائیلی ظلم وستم کے حوالے سے مغربی ممالک کی حکومتیں اور میڈیا، ظالم کے ساتھ کھڑے ہیں جس سے اُن کے انسانی حقوق کے علمبردار ہونے کے دعویٰ کی قلعی بھی مکمل طور پر کھل چکی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل اور اُس کے معاونین کا معاملہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے کے مصداق ہے کہ جب تک عملی کارروائی نہیں کی جاتی وہ اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آئیں گے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ غیروں اور اُن کے اداروں پر انحصار کرنے کی بجائے مسلمان ممالک متحد ہو کر دنیا بھر میں اپنے مظلوم بھائیوں اور بہنوں کی مدد کے لیے خود عملی اقدامات کریں۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر مسلمان ممالک دنیا بھر میں نظریاتی اور عملی اسلاموفوبیا کے مرتکب افراد، اداروں اور ممالک کا سفارتی اور معاشی بائیکاٹ کریں اور عسکری کارروائی کی بھی دھمکی دیں تو یہ طاغوتی قوتیں گھٹنوں کے بل گر جائیں گی اور صرف اسی طریقے سے مظلوم مسلمانوں کی حقیقی دادرسی ممکن ہے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

گوشہ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

سوال 7: کیا سود کی حرمت کا اطلاق اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہریوں پر بھی ہوتا ہے؟ کیا اس کا اطلاق غیر مسلم حکومتوں وریاستوں سے لیے گئے قرضوں پر بھی ہوگا جب کہ غیر مسلم ممالک کی پالیسیوں اور بین الاقوامی مالیاتی قوانین پر حکومت پاکستان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے؟

جواب: ایک اسلامی ملک کے غیر مسلم شہریوں پر بھی یہ لازم ہوگا کہ وہ سود سے دُور رہیں‘ کیونکہ یہ قانونِ عامہ (پبلک لاء) کے زمرے میں آتا ہے۔ اس ضمن میں رہنمائی ہمیں اُس معاہدے سے حاصل ہوتی ہے جو آنحضور ﷺ اور نجران کے عیسائیوں کے درمیان طے پایا تھا۔ اس معاہدے میں صراحت کے ساتھ مذکور تھا کہ عیسائی سودی کاروبار نہیں کریں گے جبکہ اُنہیں شراب اور سؤر کا گوشت استعمال کرنے کی اجازت تھی۔ مسلمان ریاست پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ بیرونی ممالک کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کی پاسداری کرے۔

(جاری ہے)

بحوالہ: ”انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“ از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1056 دن گزر چکے!

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر رفیق تنظیم اسلامی کو اپنی بہن، عمر 27 سال، تعلیم پی ایچ ڈی بائیوٹیکنالوجی (UK)، قد 5.4، صوم وصلوٰۃ اور پردے کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل اعلیٰ تعلیم یافتہ، ڈاکٹر، انجینئر لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0347-4506010

☆ پنجابی آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 25 سال، تعلیم ایم فل عربی کے لیے دینی مزاج کے حامل برسرروزگار، تعلیم یافتہ لڑکے کا ملتان یا لاہور سے رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0310-4880246

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

اسلاموفوبیا درحقیقت مغرب کا مسئلہ ہے جبکہ اسلام کے اصل چہرے کو دنیا میں روشناس کروانا ہماری ذمہ داری ہے: رضاء الحق

باطل کو باطل اور ظالم کو ظالم کہنے کے قرآنی بیانیہ سے دستبردار کروانے کے لیے اسلاموفوبیا کا چورن بیچا جا رہا ہے: حامد کمال الدین

دنیا پر لبرل آرڈر کا غلبہ چاہنے والی قوتوں نے مغرب کو اسلاموفوبیا میں مبتلا کیا کیونکہ اُن کے نزدیک اسلام لبرل آرڈر کی راہ میں رکاوٹ تھا: قیصر احمد راجہ

"اسلاموفوبیا کا عالمی دن اور حقائق" کے موضوع پر
پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: آصف حمید

سوال: اسلاموفوبیا کے معنی کیا ہیں۔ کیا لفظ "فوبیا" کسی اور مذہب کے ساتھ بھی جُڑا ہے؟ یہ اسلام کے ساتھ ہی کیوں لگایا گیا؟

قیصر احمد راجہ: فوبیا ایک ایسا ڈر ہے جس کی کوئی عقلی بنیاد نہیں ہے، وہ کسی چیز کا بھی ہوسکتا ہے۔ دنیا میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن کو اسلام سے شعوری طور پر ڈر ہے اور کچھ کو ایسا ڈر ہے جس کی کوئی عقلی بنیاد نہیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اسلاموفوبیا کی اصطلاح ناکافی ہے۔ ہمیں اسلاموفوبیا کو سمجھنے کے لیے کم سے کم دوسری جنگ عظیم سے شروع ہونے والی صورت حال کا جائزہ لینا ہوگا کیونکہ اس دوران پہلی دفعہ پوری دنیا پر ون ورلڈ آرڈر کے غلبے کا منصوبہ بنایا گیا۔ اس سے قبل یونانیوں نے کچھ غلبہ حاصل کیا مگر وہ پوری دنیا پر نہیں تھا، روم ایک طاقت تھی مگر اس کا غلبہ بھی پوری دنیا پر نہیں تھا، مسلمانوں کا غلبہ بھی پوری دنیا پر نہیں تھا۔ دوسری جنگ عظیم سے پہلے فاشسٹ اپنی کوشش کررہے تھے، سوشلسٹ اپنی کوشش کررہے تھے اور لبرلز اپنی کوشش کررہے تھے۔ دوسری جنگ عظیم میں سوشلسٹوں اور لبرلز نے مل کر فاشزم (ہٹلر اور مسولینی) کو شکست دی۔ اس کے بعد سوشلسٹوں اور لبرلز میں سرد جنگ شروع ہوگئی اور سوویت یونین کو شکست دینے کے لیے نیٹو کے نام سے عسکری اتحاد بنایا گیا۔ 1991ء میں سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد فوکویاما نے کہنا شروع کردیا کہ اب پوری دنیا میں ایک ہی ورلڈ آرڈر نافذ ہوگا اور وہ لبرل آرڈر ہوگا۔ لیکن نیٹو کو ختم نہیں کیا گیا کیونکہ لبرلز کے مطابق اسلام لبرل آرڈر کے راستے میں رکاوٹ تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کا آغاز کرنے کے لیے نائن الیون کا ڈرامارچایا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف میڈیا پر پروپیگنڈا بھی شروع ہوا۔ اس سے قبل جن طاقتوں (روس وغیرہ) سے لبرلز کی جنگ تھی وہ اپنا حقیقی وجود رکھتی تھیں، ان کا اپنا میڈیا تھا جو لبرلز کو جواب دیتا تھا لہٰذا ان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا پھیلانا آسان نہ تھا لیکن سینکڑوں کی تعداد میں جن کو دہشت گرد قرار دیا جارہا تھا اُن کا کوئی حقیقی چہرہ تھا ہی نہیں، نہ ان کے پاس میڈیا کی طاقت تھی۔ لہٰذا عالمی میڈیا اپنی طرف سے پروپیگنڈا نشر کرکے اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے دہشت پھیلاتا رہا اور عوام اس پر یقین کرکے اسلاموفوبیا کا شکار ہوتے رہے۔

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: ہنٹنگٹن نے کہا تھا کہ دنیا میں دو ہی تہذیبیں ہیں جن سے اُن کو خطرہ ہے۔ ایک کنفیوشس (چینی) اور دوسرا اسلام ہے۔ کیا اسلاموفوبیا بھی تہذیبوں کے تصادم کا نتیجہ تو نہیں ہے؟

حامد کمال الدین: بنیادی طور پر یہ تہذیبوں کا تصادم بھی ہے اور یہ مذہبی جنگ بھی ہے۔ اسلام سے قبل عیسائیت ہی دنیا کا سب سے بڑا مذہب تھی۔ عرب کے بہت بڑے حصے پر بھی عیسائیت غالب آچکی تھی لیکن جب اللہ کے آخری رسول ﷺ تشریف لائے تو عیسائیت کو سکڑنا پڑا، اس وقت سے یہ مذہبی جنگ جاری ہے۔ اسی طرح اسلام سے قبل رومن تہذیب دنیا کی بہت بڑی تہذیب تھی۔ مشرق و مغرب، افریقہ اور عرب کے بہت سے علاقے رومن ایمپائر کے ماتحت تھے۔ اسی طرح فارس کی بھی اپنی تہذیب تھی۔ جب اسلام کے غلبے کا آغاز ہوا تو فارس کی تہذیب تو فوراً مغلوب ہوگئی اور کسریٰ مٹ گیا لیکن قیصر کسی نہ کسی صورت میں باقی رہا۔ ایک بہت معروف حدیث کا مفہوم ہے کہ رومن تہذیب کے بہت سارے سینگ ہوں گے، ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا نکل آئے گا۔ تاریخی لحاظ سے بھی آپ دیکھیں تو شام فتح ہوا تو بازنطین مسلمانوں کے مقابلے میں کھڑا ہوگیا، بازنطین فتح ہوا تو اٹلی سامنے آگیا، اسی طرح کبھی فرانس، کبھی برطانیہ اور اب امریکہ مسلمانوں کے مدمقابل ہے۔ روم کے خلاف غزوۂ موتہ سے ہماری جو جنگ شروع ہوئی تھی وہ 1400 سال میں ایک دن بھی نہیں رُکی۔ یہ ہماری سب سے لمبی جنگ ہے۔ احادیث کے مطابق آخری دور کی بڑی جنگیں بھی ہماری انہی کے ساتھ ہونی ہیں۔ کمیونزم یا فاشزم کے خلاف لبرلز کی جنگ تو ایک معمولی عرصہ کی جنگ تھی۔ اصل اور طویل معرکہ اسلام اور رومن تہذیب ہے۔

سوال: اس وقت عالمی سطح پر اسلاموفوبیا کی کیا صورتحال ہے۔ یعنی اسلام جو کہ امن کا دین ہے اس کو دنیا کے لیے خطرہ ثابت کرنے کے لیے جدید ترین کیا طریقے اختیار کیے جارہے ہیں؟

رضاء الحق: اسلاموفوبیا میں دو طرح کے لوگ مبتلا ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو دنیا پر اپنا ورلڈ آرڈر نافذ کرنا چاہتے ہیں لیکن اسلام اس میں رکاوٹ ہے۔ جیسا کہ 1991ء میں سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد سینئر بش نے نیو ورلڈ آرڈر کا اعلان کیا تھا اور اس کے بعد سے ہر عالمی سطح کے لیڈر کی زبان سے نیو ورلڈ آرڈر کی بات سنائی دیتی رہی۔ سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد کسی نے نیٹو کے چیف سے پوچھا کہ کمیونزم کو تو شکست ہوگئی اب نیٹو کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب تھا: اب ہماری جنگ مسلم فنڈامینٹلزم کے خلاف ہوگی۔ یعنی اسلاموفوبیا کی ایک وجہ یہ طبقہ ہے جو اپنا ورلڈ آرڈر نافذ کرنا چاہتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو عالمی میڈیا کے پھیلائے ہوئے جھوٹے پروپیگنڈے کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں سے

نفرت اور عداوت رکھتے ہیں حالانکہ ان کے اس رویہ کی کوئی حقیقی وجہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مسلمانوں کا تعلق اسلام کے ساتھ اس طرح کا نہیں رہا جو ہونا چاہیے تھا یا جو ماضی میں تھا۔ اس لیے کچھ لوگ دہشت گردی کی جنگ میں عالمی طاقتوں کے ہاتھوں کھلونا بن گئے اور استعمال ہوئے اور عالمی میڈیا نے پروپیگنڈا پھیلا کر تمام مسلمانوں کو دہشت گردی سے جوڑنا شروع کر دیا۔ یہ سب کچھ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ہوا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ نائن الیون سے تین چار سال قبل امریکہ میں ایک تھنک ٹینک وجود میں آیا جس کا نام ہی پروجیکٹ فار نیو امریکن سینچری تھا۔ اس میں تمام وہ لوگ شامل تھے جو بعدازاں امریکی حکومت میں عہدیدار رہے۔ اس تھنک ٹینک کے تحت پوری پلاننگ کی گئی تھی کہ عالمی رائے عامہ کو کیسے ہموار کرنا ہے۔ اس کے لیے میڈیا کو پروپیگنڈا ٹول کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اس کے ذریعے مسلمانوں کو دہشت گرد، بنیاد پرست، انتہا پسند وغیرہ جیسے نام دینا شروع کیے اور دنیا میں جہاں بھی دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہوتا تھا تو اس کو مسلمانوں کے ساتھ جوڑ دیا جاتا تھا۔ حالانکہ اگر کوئی غیر مسلم دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہوتا تو اس کو دہشت گرد نہیں، ذہنی مریض کہا جاتا تھا۔ جیسا کہ ناروے میں ایک عیسائی نے حملہ کر کے 83 لوگوں کو قتل کیا جن میں مسلمان بھی شامل تھے اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی تھے۔ اسی طرح 2019ء میں نیوزی لینڈ میں ایک شخص نے فائرنگ کر کے مساجد کے اندر 50 سے زائد مسلمانوں کو شہید کیا مگر اس کو دہشت گرد نہیں کہا گیا۔ اصل میں بیانیہ ہمیشہ فاتح اور غالب کا تسلیم کیا جاتا ہے۔ مسلمان چونکہ مغلوب ہیں، اس لیے یہ اگر سچ بھی کہیں تو ان کی بات کو تسلیم نہیں کیا جاتا جبکہ اسلام دشمن طاقتیں میڈیا کے ذریعے جو بھی جھوٹا بیانیہ پھیلاتی ہیں اُسے دنیا سچ مان لیتی ہے۔

قیصر احمد راجہ: دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر جن بے گناہ مسلمانوں، بچوں اور عورتوں کا قتل عام کیا گیا، جن مسلم ممالک کو تباہ و برباد کر دیا گیا، ان کے بارے میں آج سے 5 سو سال بعد یہ کہا جائے گا کہ یہ لوگ دہشت گرد تھے۔ یہ ایک حربہ ہے جو نیا نہیں ہے۔ رومن سلطنت جب طاقت میں تھی تو اس وقت بھی یہی کیا جاتا تھا کہ مخالفین کو مار دیا جاتا تھا جبکہ جو لوگ حامی ہوتے تھے ان کو خرید لیا جاتا تھا۔ آج کے دور میں دیکھیں تو ملالہ یوسفزئی کو نوبل انعام مل رہا ہے جبکہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو فٹ پاتھ پر سلیپر پہن کر انٹرویو دیتے ہوئے دکھایا جاتا ہے تاکہ اس کو آئندہ کے لیے نشانِ عبرت بنایا جائے۔ اب جو اسلاموفوبیا کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے تو یہ بھی ایک نفسیاتی حربہ ہے۔ اگر آپ مسلسل ظلم کا شکار ہیں اور آپ کی پشت دیوار سے لگ گئی ہے تو آپ کے پاس صرف ایک ہی راستہ بچتا ہے کہ آپ جوابی حملہ کریں۔ اس حملے سے بچنے کے لیے، آپ کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ایسے حربے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ بین الاقوامی یا علاقائی طاقتیں ایک طریقہ ضرور رکھتی ہیں کہ لوگوں کا غصہ نکالنے کے لیے، ان کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کسی ذریعے سے ان کے حق میں بھی تھوڑی بات کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح اسلاموفوبیا کی اصلاح بھی استعمال ہوتی ہے یا اسلاموفوبیا کا دن منایا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں کو یہ محسوس ہو کہ دنیا میں کوئی ہماری بات کرنے والا بھی ہے۔ لیکن جہاں سے یہ ٹرم آئی ہے یعنی اقوام متحدہ، اس کی سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ممبرز سمیت ٹاپ ٹین ممالک وہ ہیں جو دنیا میں سب سے زیادہ اسلحہ بیچنے والے ہیں۔ اب اس بات کو سمجھنے کے لیے کسی راکٹ سائنس کی ضرورت ہرگز نہیں کہ اگر آپ کا بزنس اسلحہ بیچنا ہے تو امن آپ کے مفاد میں نہیں ہے۔ یہ طاقتیں خود دنیا میں جنگیں بھڑکاتی ہیں، دہشت گرد تنظیمیں بناتی ہیں، مسلمانوں کا قتل عام کرتی ہیں اور پھر مسلمانوں کو تسلی دینے کے لیے اسلاموفوبیا کا نام لیتی ہیں۔ جب تک مسلمان اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوتے اور اپنے فیصلے خود نہیں کرتے تب تک یہی ہوتا رہے گا کہ ایک طرف ان کو مارا جائے گا اور دوسری طرف سے ایک ٹرم دے کر دھوکے میں رکھا جائے گا۔

> **سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد کسی نے نیٹو کے چیف سے پوچھا کہ کمیونزم کو تو شکست ہوگئی اب نیٹو کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب تھا: اب ہماری جنگ مسلم فنڈامینٹلزم کے خلاف ہوگی۔**

سوال: کچھ مسلمانوں نے اسلام کو بدنام کرنے میں کردار ادا کیا ہے اور اسلاموفوبیا کے نظریے کو تقویت دینے کی کوشش کی ہے۔ کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں؟

حامد کمال الدین: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس سارے بحران کے اصل ذمہ دار مسلمان ہیں۔ دشمنی کرنا دشمن کا کام ہے لیکن اس کو دشمنی کا موقع نہ دینا مسلمان کا کام ہونا چاہیے۔ غزوہ اُحد کے بارے میں قرآن میں اللہ نے فرمایا:

﴿ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ﴾ (آل عمران:165)

''(اے نبیؐ) کہہ دیجیے یہ تمہارے اپنے نفسوں (کی شرارت کی وجہ) سے ہوا ہے۔''

آج اگر ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل نہیں کریں گے تو ہمیں کیوں نہیں مار پڑے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دین کے تقاضوں پر عمل کریں۔ درحقیقت اسلاموفوبیا کی اصطلاح استعمال کر کے اور اس کے نام سے ایک دن منا کر عالم اسلام کے ساتھ بہت بڑی واردات کی جارہی ہے۔ اس کے ذریعے ایک تو اُمت کے دشمن اچھا بننے کی کوشش کر رہے ہیں، دوسرا یہ کہ اسلام کے کئی اہم تقاضوں سے دستبرداری پر اُکسایا جارہا ہے۔ مثال کے طور پر نائن الیون کے بعد بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور کئی غیر مسلم داعی بھی یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ اسلام امن کا دین ہے۔ لیکن اپنی جگہ وہ بھی ڈرے ہوئے ہیں کہ اسلام تو جہاد و قتال کا حکم بھی دیتا ہے۔ اسی طرح کئی مسلم داعی بھی مغرب میں اسلام کا ایسا تصور پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ مغرب کی خواہش کے مطابق ہو۔ جبکہ اسلام کہتا ہے کہ سلامتی اس وقت ہوگی جب اسلام قبول کرو گے، اگر اسلام قبول نہیں کرتے تو پھر جنگ ہے۔ کیونکہ یا تو آپ حق کے ساتھ ہو سکتے ہیں یا پھر باطل کے ساتھ۔ اگر حق کو تلاش کرنا ہے تو اسلام کو اس کے تمام تر تقاضوں کے مطابق قبول کرنا ہوگا۔ باطل کو ضلال کہنا، دوزخ کے راستے پر بتانا قرآن کا بیانیہ ہے۔ اس بیانیہ سے دستبردار کروانے کے لیے اسلاموفوبیا کا چورن بیچا جارہا ہے۔

سوال: مٹھی بھر لوگ جنہوں نے دہشت گرد تنظیموں میں شامل ہو کر تخریبی کارروائیاں کیں اور دشمنوں کا آلۂ کار بن کر پوری اُمت مسلمہ کے خلاف بیانیہ بنانے کا موقع دیا۔ کیا وہی لوگ اصل قصوروار ہیں؟

حامد کمال الدین: جب کوئی بیرونی قوت کسی ملک پر حملہ آور ہوتی ہے تو اس کے خلاف جہاد کرنا مقامی قوموں کا حق ہے۔ جیسا کہ فلسطین، کشمیر، افغانستان، عراق وغیرہ میں حملہ آور قوتوں کے خلاف جہاد کیا گیا۔ یہ بالکل درست اور جائز ہے۔ لیکن بدقسمتی سے دہشت گرد تنظیمیں جنہوں نے بنائیں اور جو ان میں شامل ہو کر تخریبی کارروائیاں کرتے رہے۔ اُنہوں نے فلسطین اور کشمیر کے جہاد کو بھی بدنام کر دیا۔ اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ دہشت گرد تنظیمیں کس نے بنائیں۔

سوال: اسلام کو فرقہ واریت اور چھوٹے

دہشت گرد گروہوں نے بدنام کیا اور پھر مغرب زدہ این جی اوز نے بھی فنڈنگ کے لیے اسلام کو بدنام کیا، انہوں نے اُمت کو اتنا نقصان کیوں پہنچایا؟

رضاء الحق: مغرب نے رفتہ رفتہ خود کو منظم اور متحد کیا ہے۔ آپ دیکھیں وہاں پر یورپی یونین بن گئی، نیٹو بن گیا، اسی طرح کئی سیاسی، عسکری اور معاشی اتحاد بن گئے۔ جبکہ دوسری طرف عالم اسلام کو پہلی جنگ عظیم کے بعد سے ہی نیشن سٹیٹس کا تصور دے دیا گیا جس کی وجہ سے ہم ایک اُمت بننے کی بجائے نسلی، لسانی اور علاقائی بنیادوں پر تقسیم ہوتے گئے اور اس تقسیم کی وجہ سے ہم دشمنوں کے ہاتھوں ایک دوسرے کے خلاف استعمال بھی ہوئے۔ جب ہم مسلمان ہو کر ایسے کام کریں گے تو غیر مسلم طاقتیں اس کا خوب فائدہ اُٹھائیں گی۔ پھر ایک حدیث کے مطابق حب الدنیا و کراھیۃ الموت کی کیفیت بھی مسلمانوں میں دکھائی دیتی ہے جس کو وہن کی بیماری کہا گیا ہے۔ چاہے حکمران ہوں یا عوام وہ دین اور آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دینے لگے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث کے مطابق اس امت کے بڑے فتنوں میں مال کی محبت اور عورت شامل ہیں۔ ہماری انہی دو کمزوریوں سے فائدہ اُٹھا کر مغرب نے ہمیں بہت زیادہ نقصان پہنچایا۔ آج آپ پاکستان میں دیکھ لیجیے مغرب کو خوش کرنے کے لیے اسلام کی مخالفت کی جاتی ہے، دینی شعائر کا مذاق اُڑایا جاتا ہے اور خود کو ملحد ظاہر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یوٹیوب، ٹک ٹاک اور دیگر سوشل میڈیا چینلز پر پیسہ کمانے کے لیے غیر اخلاقی اور غیر شرعی حرکتیں کی جاتی ہیں۔ درحقیقت دشمن نے ہمیں عسکری حملوں کے ذریعے ہی تباہ نہیں کیا بلکہ سیاسی، معاشی، معاشرتی اور اخلاقی لحاظ سے بھی تباہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ برطانیہ، فرانس، جرمنی وغیرہ میں پردہ اور حجاب پر پابندی لگادی۔ سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی لگادی کہ یہ راکٹ اور میزائل کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح برطانیہ میں مساجد کے اندر سکول کے بچوں کی کلاسز کے خلاف ''پُرتشدد انتہاپسندی کی روک تھام'' کے نام سے پالیسی نافذ کی گئی کہ مساجد میں کلاسز کی وجہ سے بچے کہیں انتہاپسندی کی طرف نہ چلے جائیں۔

سوال: اسلاموفوبیا کو ہم کیسے کاؤنٹر کرسکتے ہیں؟

قیصر احمد راجہ: اصل میں اب فرنٹ فٹ پر جانے کی ضرورت ہے۔ سادہ سی بات ہے کہ ہم واضح موقف رکھیں اور دنیا کو بتائیں کہ ٹھیک ہے ہمارے ہاں دہشت گرد ہیں مگر ان کو ہم دہشت گرد کہتے ہیں اور ان کے خلاف اقدام بھی کرتے ہیں۔ جبکہ تمہارے ہاں دہشت گردوں کو منسٹر اور پریذیڈنٹ کہا جاتا ہے اور ان سب دہشت گردوں کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا جاتا ہے جنہوں نے لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کو افغانستان، عراق اور فلسطین میں شہید کردیا۔ جب آپ اس طرح کا ظلم کرتے ہیں تو بذات خود دہشت گردی کر رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا دفاعی انداز اختیار کرنے کی بجائے اب جارحانہ موقف اپنانا ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ پورا یورپ اس وقت لبرل ازم کو شکست دے کر مذہب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ امریکہ سمیت کئی ملکوں میں دائیں بازو کی مذہبی حکومتیں بن چکی ہیں۔ ہمارے پڑوس میں بھارت کٹر ہندو ریاست بن چکا ہے تو ہمیں اسلام کی طرف آنے میں کیا مسئلہ ہے؟ معذرت خواہانہ انداز کو ترک کرنے کی ضرورت ہے ورنہ ہم دشمن قوتوں کے ہاتھوں فٹ بال بنے رہیں گے۔

حامد کمال الدین: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے:

''اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے، اچھی بات کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے اور یہی لوگ مُراد کو پہنچنے والے ہیں'' (آل عمران:104)

مغرب اگر مسلمانوں کو بدنام کرتا ہے تو اس کا جواب دینا ہمارا کام ہے۔ یہ جنگ ہمیں خود لڑنی ہے، ہماری حکومتیں یہ جنگ لڑ کر ہمیں نہیں دیں گی۔ گزشتہ 70 سال میں امت نے اگر کوئی اچھا کام کیا ہے تو حکومتی سطح پر نہیں ہوا بلکہ عوامی اور جماعتی سطح پر ہوا ہے۔ اسی عمل کو موثر بنانے کی ضرورت ہے۔ آج ہمارے پاس میڈیا کا ہتھیار ہے، ہم اس کو اسلام کی دعوت اور دشمن کے پروپیگنڈا کے جواب کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ اس میدان میں معیاری کام کریں جو لوگوں کو متوجہ کرسکے۔ بدقسمتی سے اس وقت امت کی ترجمانی کرنے والا کوئی ادارہ موجود نہیں ہے جو دشمن کے بیانیہ کا جواب دے سکے۔ مغرب کے حکمران دہشت گرد ہیں اور مسلمان مظلوم ہیں مگر اس سچائی کو دنیا میں بتانے والا کوئی نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے۔

رضاء الحق: اسلاموفوبیا درحقیقت مغرب کا مسئلہ ہے جبکہ اسلام کی دعوت کو دنیا تک پہنچانا اور اسلام کو بحیثیت نظام نافذ کرنا ہمارا کام ہے۔ عمران خان کے دور حکومت میں پاکستان، ملائشیا اور ترکی نے مل کر ایک اسلامی چینل بنانے کی کوشش کی۔ لیکن بعض مسلم حلقوں اور چند عرب ممالک کی جانب سے اس کی مخالفت کی گئی۔ گویا ہم خود کوئی اقدام اُٹھانے کی بجائے دشمن کو موقع دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج امت کو مار پڑ رہی ہے۔ عربوں کے لیے بھی ''ویل للعرب'' کی بات حدیث میں موجود ہے۔ احادیث میں یہ بھی ذکر موجود ہے کہ جس طرح شروع میں اسلام کا غلبہ ممکن ہوا تھا اسی طریقے پر ہم کوشش کریں گے تو دوبارہ غلبہ ممکن ہوگا۔ دین کو غالب کرنے کی جدوجہد کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ لہٰذا اگر ہم اقامتِ دین کی جدوجہد میں حصہ لیں گے تو اس کا اصل مقصد اپنی آخرت کو بچانا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرماتے تھے کہ سب سے پہلے ہم خود اپنی ذات پر اسلام کو نافذ کریں پھر دوسروں کی آخرت بچانے کے لیے انہیں اسلام کی دعوت دیں، جہاں اختیار ہو وہاں اسلام کا نفاذ کریں۔ پھر اپنے معاشرے اور ملک میں اسلام کے نفاذ کے لیے اجتماعیت اختیار کریں کیونکہ جماعت کے بغیر دین کا غلبہ ممکن نہیں ہے۔ جب اپنے ملک پر دین کو غالب کر لیں تو پھر ورلڈ آرڈر کے طور پر اسلام کو لے کر چلیں۔ پہلے خود ہم حزب اللہ میں شامل ہو جائیں تو پھر حزب الشیطان کے ساتھ جنگ کی بات بھی آئے گی۔ اس وقت تو ہم خود انہی کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ جو وہ کہتے ہیں اُس کو ہم مانتے ہیں، جو وہ کہتے ہیں ہم کرتے ہیں، اگر ان کا لبرل آرڈر ہے تو ہم نے بھی لبرل آرڈر اپنایا ہوا ہے۔ اگر وہ اجتماعی زندگی، خاندانی نظام کو ترک کر کے انفرادی زندگی کی طرف جا رہے ہیں تو ہم بھی اسی طرف جا رہے ہیں، اگر ان کی حکومت پاپولسٹ ہیں تو ہمارے ہاں بھی ایسی حکومتیں آجاتی ہیں۔ ہم میں اور اُن میں فرق کیا رہا؟ ۞۞۞

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ قیصر احمد راجہ: معروف دانشور اور محقق، دی ریوائیوسٹ تحریک کے چیئرمین۔

3۔ حامد کمال الدین: عالم دین، مدیر ماہنامہ ایقاظ اور چیئرمین العصر انسٹی ٹیوٹ۔

میزبان: آصف حمید: مرکزی ناظم شعبہ سمع و بصر اور سوشل میڈیا تنظیم اسلامی پاکستان۔

تندرستی ہزار نعمت ہے

سجاد سرور (معاون مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت)

''تندرستی ہزار نعمت ہے'' ایک مشہور اور حقیقت پر مبنی کہاوت ہے جو انسانی زندگی میں صحت کی اہمیت کو نمایاں کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صحت مند جسم اور دماغ خدا کی طرف سے سب سے بڑی نعمتوں میں سے ہیں اور ان کی قدر تب ہی سمجھ میں آتی ہے جب انسان ان سے محروم ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ یعنی ان کی قدر نہیں کرتے ایک تندرستی اور دوسری فراغت۔'' (صحیح بخاری) بلکہ یوں ہی انہیں ضائع کر دیتے ہیں۔ ایک اور روایت جو اس سے زیادہ واضح ہے اور جس میں مزید کچھ نعمتوں کا اضافہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پانچ (چیزوں) کو پانچ (چیزوں) سے پہلے غنیمت جانو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اور صحت کو بیماری سے پہلے اور اپنی خوشحالی کو اپنی تنگدستی سے پہلے، اور فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔''

صحت کا خیال رکھنا نہ صرف ہمارے جسم کا حق ہے بلکہ ہمارے دین کا تقاضا بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''طاقتور مؤمن کمزور مؤمن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے، لیکن دونوں میں خیر موجود ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے نصیحت کی کہ جو چیز تمہارے لیے نفع بخش ہو، اُس پر توجہ دو، اللہ سے مدد مانگو، اور عاجز نہ بنو۔'' (صحیح مسلم)

یہ حدیث مؤمن کی جسمانی، روحانی اور اخلاقی قوت کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اپنی صحت کو خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کر رہے ہیں۔ ہم نے کھانے پینے کو ہی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے۔ انواع واقسام کے کھانے بنائے جاتے ہیں، دعوتیں کی جاتی ہیں۔ شام کے وقت سب کام دھندے بند ہو جاتے ہیں لیکن کھانے کے ہوٹل، کیفے، فاسٹ فوڈ سنٹر، بیکریز رات گئے تک کھلے رہتے ہیں۔ ایسے ایسے کھانے ایجاد کر لیے گئے ہیں جو صحت کے لیے تو مضر ہیں ہی پیسے اور وقت کا بھی ضیاع ہیں۔ اخباری اطلاع کے مطابق پاکستان میں غیر ملکی کافی چین شاپ کا افتتاح ہوا اور پہلے دن کی سیل کا عالمی ریکارڈ بنا۔ فاسٹ فوڈ اور ان جیسے کھانوں کی وجہ سے آج دنیا بھر میں شوگر، بلڈ پریشر اور موٹاپے کا مرض عام ہے۔ پاکستان میں بھی شوگر کا مرض تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومتی اعداد وشمار کے مطابق، ملک میں تقریباً 3 کروڑ 30 لاکھ افراد ذیابیطس کا شکار ہیں۔ اس تعداد کے ساتھ، پاکستان ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے۔

مزید برآں، انٹرنیشنل ذیابیطس فیڈریشن کے مطابق، 2021ء میں پاکستان میں اس بیماری نے چار لاکھ افراد کی جان لی۔ ملک میں مزید ایک کروڑ بالغ افراد میں اس مرض کی ابتدائی علامات پائی گئی ہیں، جبکہ 80 سے 90 لاکھ افراد کی تشخیص نہیں ہو پاتی، جس کی وجہ سے بروقت علاج میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

ماہرین صحت کے مطابق، غیر صحت مند طرز زندگی، غیر متوازن غذا، اور جسمانی سرگرمیوں کی کمی ذیابیطس کی بڑھتی ہوئی شرح کی اہم وجوہات ہیں۔ اس کے علاوہ، ذہنی دباؤ اور ڈپریشن بھی ذیابیطس کے مریضوں میں عام ہیں، اور 78 فیصد مریض ذہنی صحت کے مسائل کا شکار ہیں۔

اگر فوری طور پر مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو توقع ہے کہ 2045ء تک ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد 6 کروڑ 20 لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔'' (روزنامہ دنیا 15 نومبر، 2024ء)

اس لیے ضروری ہے کہ عوام میں آگاہی بڑھائی جائے، صحت مند طرز زندگی کو فروغ دیا جائے، اور ایسے کھانے اور چیزوں سے بچا جائے جو ان موذی امراض کے پیدا ہونے یا ان کو بڑھانے کا ذریعہ ہیں اور جن کو یہ مرض لاحق ہو چکے ہیں وہ سُنتِ رسول ﷺ کے مطابق خورد ونوش کو یقینی بنائیں تا کہ صحت برقرار رہے۔ یہ تبھی ممکن ہے جب ہم ارادہ کر لیں کہ ہم نے زندگی سنت کے مطابق گزارنی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو ہمیں سادگی، عاجزی، محبت، ہمدردی، اور شکر گزاری کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ ﷺ کی خوراک اور طرزِ عمل آج بھی بہترین نمونہ ہیں، جنہیں اختیار کر کے ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی خوراک اور طرز زندگی نہایت سادہ، متوازن اور روحانی برکتوں سے بھرپور تھی۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ میانہ روی اور شکر گزاری کو اپنایا اور اپنی اُمت کو بھی اسی کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ کی غذا سادہ ہوتی تھی۔ عموماً کھجور، جو کی روٹی، پانی اور دودھ آپ کی خوراک کا حصہ ہوتے تھے۔ اکثر وقت کھانے کی مقدار کم ہوتی، لیکن آپ ﷺ ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کرتے۔ کبھی کبھار گوشت کھاتے، مگر زیادہ تر سبزیوں اور پھلوں پر گزارا کرتے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ بھوک سے پہلے کھانے کو روکا اور حد سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا۔

بندہ مؤمن کا مقصد حیات اللہ کی رضا اور اس کی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر صرف اس لیے کہ وہ میری بندگی کریں۔'' (سورۃ الذاریات: 56)

عبادت کا مطلب صرف نماز، روزہ یا ظاہری اعمال نہیں بلکہ ہر وہ عمل جو اللہ کی خوشنودی کے لیے کیا جائے، وہ عبادت کے زمرے میں آتا ہے۔ اس میں اخلاق، معاملات اور دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک بھی شامل ہے۔

صحت مند جسم عبادت کے لیے قوت اور استقامت دیتا ہے۔ ایک بیمار یا کمزور شخص نہ تو اپنی عبادات دل جمعی سے کر سکتا ہے اور نہ ہی دین و دنیا کے دیگر معاملات میں بھرپور حصہ لے سکتا ہے۔ اس لیے اسلام نے جسمانی صحت کا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی ہے، مثلاً: صاف ستھری اور حلال وطیب غذا کھانا، ورزش کرنا یا جسم کو حرکت میں رکھنا، اعتدال میں رہنا (کھانے، سونے، اور دیگر معاملات میں) بیماریوں سے بچنے اور علاج کروانے کا اہتمام کرنا۔

روحانی صحت کا تعلق بھی عبادت اور اللہ کی قربت سے جڑا ہوا ہے۔ جب دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتا ہے تو جسمانی صحت پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا سے دل و دماغ پرسکون رہتے ہیں اور جسمانی صحت بھی بحال رہتی ہے۔

لہٰذا بندہ مؤمن کے لیے عبادت اور صحت دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔ یہ دونوں اللہ کی دی ہوئی امانتیں ہیں، جن کی حفاظت اور بہتر استعمال ہماری ذمہ داری ہے۔ ❀❀❀

اعتکاف کی فضیلت واحکام

ابوعبداللہ

تعریف

ماہِ صیام کے تیسرے عشرہ کی خصوصی عبادات میں اعتکاف بھی ایک اہم عبادت ہے۔ یہ مبارک عمل نبی اکرم ﷺ کی سنت مؤکدہ ہے۔ اعتکاف کا لفظ عکف سے مشتق ہے جس کا لغوی معنیٰ کسی جگہ ٹھہر جانا، بند ہو جانا اور کسی چیز کو لازم پکڑنا کے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں اعتکاف سے مراد تقرب الٰہی کی نیت سے مسجد کو لازم پکڑنا اور اس میں اقامت گزیں ہونا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص تمام دنیاوی دھندوں اور مشاغل کو نظر انداز کرتے ہوئے خلوص نیت سے محض عبادات کے نظریہ سے ایک خاص مدت کے لیے مسجد میں اقامت گزیں ہو جائے۔

فضائل

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخر عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی، پھر اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کا معمول جاری رکھا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں ارشاد فرمایا: ’’وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کو ان تمام دوسرے اچھے کاموں کا جو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر سکتا ایسے ہی بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ نیکی کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔‘‘ (ابن ماجہ)

کتب حدیث میں آپؐ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ ’’جس شخص نے رمضان المبارک کے دس دن کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرہ کا ثواب عطا کیا جائے گا۔‘‘

(الترغیب والترہیب، شعب الایمان)

اعتکاف کی شرائط

اعتکاف کے لیے درج ذیل شرائط کا وجود ضروری ہے:

(1) مسلمان ہونا، کافر کا اعتکاف نہیں۔

(2) عاقل ہونا، مجنون کا اعتکاف نہیں۔ بالغ ہونا شرط نہیں اس لیے نابالغ سمجھدار بچہ بھی اعتکاف بیٹھ سکتا ہے۔

(3) جنابت سے پاک ہونا، ناپاک شخص کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

(4) اعتکاف کی نیت کرنا، بلانیت مسجد میں بیٹھنے سے اعتکاف نہ ہوگا۔

(5) جس جگہ اعتکاف بیٹھے، وہ جگہ شرعی مسجد ہو اور جہاں نماز پنجگانہ باجماعت کا اہتمام ہو۔

مسجد کی حد

مسجد سے مراد خاص وہ حصہ زمین ہے جو نماز کے لیے تیار کیا گیا ہو، یعنی اندر کا کمرہ، برآمدہ اور صحن، باقی جو حصہ اس سے خارج ہو وہ مسجد کے حکم میں نہیں، خواہ ضروریات مسجد ہی کے لیے وقف ہو، جیسے امام کا حجرہ، مسجد سے ملحق مدرسہ، جنازہ گاہ، وضوخانہ، غسل خانہ، استنجاخانے، یہ تمام جگہیں مسجد سے خارج ہیں۔ اگر معتکف نے بلاضرورت ان میں قیام کیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسجد سے نکلنے کی حد

مسجد سے باہر نکلنے کا حکم تب لگے گا جب دونوں پاؤں مسجد سے باہر ہوں اور دیکھنے والے یہی سمجھیں کہ یہ مسجد سے باہر ہے، لہٰذا صرف سر باہر نکالنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

مسجد کی چھت یا زینہ پر چڑھنا

مسجد کی چھت کا بھی وہی حکم ہے جو مسجد کا۔ اگر مسجد کئی منزلہ ہو تو اوپر نیچے کی تمام منزلوں کا ایک ہی حکم ہے، معتکف آ جا سکتا ہے۔

حدود مسجد سے لاپروائی

اس مسئلہ میں بہت سے معتکف کوتاہی کا شکار ہو کر اعتکاف توڑ بیٹھتے ہیں، اس لیے معتکف کو چاہیے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے متولی مسجد سے پوچھ کر مسجد کی حدود پوری طرح معلوم کر لے۔

اعتکاف ہر محلہ میں سنت کفایہ ہے

رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف شہر کے ہر محلہ کے حق میں سنت علی الکفایہ ہے۔ یعنی ہر محلہ کی مسجد میں ایک آدمی اعتکاف میں بیٹھے ورنہ پورا محلہ گناہ گار رہوگا۔

اعتکاف کس مسجد میں افضل

اعتکاف کے لیے سب سے افضل جگہ مسجد الحرام ہے، اس کے بعد مسجد نبوی، پھر مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)، پھر اپنے علاقے کی جامع مسجد جس میں نمازی زیادہ آتے ہوں۔

مسنون اعتکاف کس وقت سے شروع ہوتا ہے

مسنون اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے ضروری ہے کہ 20 رمضان المبارک کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے اور اعتکاف کی نیت بھی غروبِ آفتاب سے پہلے کر لے، خواہ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے کرے یا داخل ہونے کے بعد کرے۔ اگر غروب کے بعد مسجد میں داخل ہوا، یا مسجد میں پہلے سے موجود تھا مگر نیت غروب کے بعد کی تو یہ اعتکاف مسنون نہ ہوگا، مستحب ہو جائے گا اس لیے کہ پورے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف نہ ہوا۔

عورت کا اعتکاف

عورت اگر اعتکاف کرنا چاہے تو وہ اپنے گھر کے کسی کمرہ کو اعتکاف کی جگہ بنا سکتی ہے۔ وہ کمرہ اس کے لیے مسجد کا حکم رکھے گا یعنی اس کمرے سے بلاضرورت باہر آنا مفسد اعتکاف ہوگا۔

حیض ونفاس مفسد اعتکاف ہے

اگر عورت اعتکاف میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اسے حیض ونفاس شروع ہو گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

طبعی ضرورت کے لیے معتکف کا مسجد سے باہر نکلنا

طبعی ضرورت مثلاً پیشاب، پاخانہ، ازالہ نجاست، غسل جنابت اور واجب وضو کے لیے اعتکاف کی حالت میں مسجد سے باہر جانا درست ہے۔

معتکف کا نماز جمعہ کے لیے دوسری مسجد میں جانا

شرعی ضرورت مثلاً جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد سے باہر جانا جب کہ معتکف کی مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو، اعتکاف کے لیے مفسد نہیں ہے۔

اضطراری حالات میں مسجد سے باہر نکلنا

اضطرار یعنی مسجد میں آگ لگ جانے یا منہدم ہو جانے کی وجہ سے بھی مسجد سے باہر نکلنا مفسد اعتکاف نہیں ہے۔ ایسی صورت میں دوسری مسجد میں منتقل ہو جائے۔

بلا عذر مسجد سے نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا

بلا عذر مسجد سے باہر نکلنے، مجامعت کرنے اور جان بوجھ کر روزہ توڑ دینے، مرتد یا پاگل ہو جانے، مسلسل بے ہوش رہ جانے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

تیرِ عناد..............

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

زندگی نہایت تیز رفتار ہو چکی ہے۔ لمحہ لمحہ بدلتے مناظر۔ دنیا سکڑ کر ایک ہتھیلی میں سما گئی۔ خبروں کی یلغار امڈی چلی آتی ہے۔ ایسے میں رمضان کی مبارک ساعتیں ہم مسلمانوں کے لیے تعمیرِ ذات، کردار سازی، حقیقی زندگی کے لیے بھرپور تیاری کے مواقع، رحمتیں، برکات لیے ہوئے ہیں۔ خود کفالت کا ایک نظام فرد فرد کے لیے۔ شعورِ ذات کو قرآن کی کامل واکمل رہنمائی میں جلا بخشو۔ اپنی چوکیداری، تربیت، تزکیے، ضبطِ نفس کے نظام کو خود مضبوط کرو۔ اپنے محاسب خود بنو۔ اللہ نے جو نور پھونکا تھا روزِ ازل، سال بھر میں دھندلا گیا تھا، ان مبارک ساعتوں میں اسے روشن تر کر دو تا کہ اس مقام کو پا سکو کہ: 'مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے!' عبادات نتیجہ خیز ہوں۔ نماز، تراویح، سجدہ ریزیاں، بدی اور فحش سے روکنے والی ہوں۔ روزہ، للّٰہیت، خدا خوفی، ہدایت کا سامان بنے۔ قریب ومجیب رب کا قرب عطا کرنے والا ہو۔ صابر، ثابت قدم، ضبطِ نفس والا بنا دے۔

ایک روزہ ہمارا ہے اور ایک رمضان میں بھی بے رحم دنیا اور بے حس امت کے بیچ اہلِ غزہ کا ہے! امداد بند ہے۔ جھوٹے معاہدے کرنے والی طاقتوں کے ہاتھوں۔ ایک پلیٹ پانچ افراد کو لقمہ لقمہ دے! مرغی کا پَر خریدنے کی استطاعت سے صاف پانی، ہسپتال، دوا سے محروم! غم اور خوف تو یہ ہے کہ فلسطینیوں کے ترجمان ابوعبیدہ نے سرکاری طور پر ہم (امت) پر فردِ جرم اللہ کے حضور عائد کر دی ہے: 'تمہارے فلسطینی بھائیوں نے تو اپنے روزے پاک کر لیے پاکیزہ ترین خون کی دھاروں سے۔ رب تعالیٰ کی خاطر! محمد ﷺ کے راستے پر چلتے۔ اللہ کے بدترین ظالم دشمنوں کے ہاتھوں۔ تم کم از کم ان کی پشت پناہی سے ہی اپنے روزے پاک تو کر لو! اقوامِ عالم میں تمہارا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا، جب تک ارضِ مقدس قابض قوتوں سے پاک نہ ہو جائے۔ تم اپنے رب سے کیا کہو گے؟ دشمن کا ہاتھ تمھارے گھروں، تمھارے گریبانوں تک بھی پہنچے گا۔ خدانخواستہ!'

8 مارچ، یومِ نسواں پر بھی عورت کے حقوق، تحفظ کے حوالے سے ہمارے ہاں پروگرام، مظاہرے ہوئے۔ غزہ کی مظلوم ترین عورت کا کوئی ذکر نہ تھا! برابری کا مطالبہ تو زبردست رہا۔ مگر چونکہ یہ مغرب کی استحصال زدہ، کھلونا بنی عورت کے ایجنڈوں کے تحت ہے لہٰذا تصور ہی جدا ہے۔ وہاں واقعتاً عورت مظلوم ہے۔ جہاں امریکی صدر، سپر پاور کا سپر لیڈر عورت کے استحصال کے بعد اسے خاموش رہنے کی قیمت ادا کر دے۔ عدالت بھی مجبوراً صدر کے مقام کے پیشِ نظر احتساب نہ کرے تو عجب کیا! البتہ ہماری تو کہانی ہی جدا ہے۔ 8 مارچ رمضان میں آ کر ہمیں یاد دلاتا ہے کہ نزولِ قرآن کی اس رات میں جو کچھ عطا ہوا، اس میں قرآن، رسالت، امت، ایک مکمل نظامِ زندگی انصاف اور توازن کے ساتھ! ہمارا سب سے بڑا اعزاز تو یہ ہے کہ امت کا آغاز ہماری ماں سیدہ خدیجہ ؓ سے ہوا! بے مثل، عظیم الشان سیرت و کردار کی حامل۔ رہتی دنیا تک کی عورت کے لیے ہر روپ میں قائدانہ شان کی حامل!

خاتم الانبیاء ﷺ کے شایانِ شان، بیوی، رئیسہ خاتون مگر اسلام کی خاطر شعب ابی طالب کی سختیوں میں صبر واستقامت کا پیکر، تربیتِ اولاد کا حاصل اعلیٰ سیرت بیٹیاں ؓ! نبی ﷺ کو سکینت بخش، خدمت کی پیکر، رفاقت دینے پر اللہ سے جبریل امینؑ کے ذریعے پُرسکون جنت کے محل کی بشارت پانے والی۔ یہ وہ نمونۂ عمل ہے جس سے امت کی عورت مالا مال ہے! جسے فلسطین کا بہادر ترجمان ابوعبیدہ خراجِ تحسین پیش کرتا ہے یومِ نسواں پر: 'اس دن اگر کسی کا خصوصی ذکر ہو تو وہ فلسطینی عورت ہے، جس نے اس نفاق زدہ دنیا میں بے پناہ جدوجہد کی ہے۔ ہر فلسطینی عورت میری ماں اور میری بہن ہے۔ اللہ کی طرف سے سلامتیاں نازل ہوں ان پر جنھوں نے دنیا کے چہرے سے (جھوٹ، فریب کا) نقاب الٹ دیا جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ عورت کے حقوق کی محافظ ہے۔ رحمتیں نازل ہوں ان 13 ہزار غزہ کی پاکیزہ روحوں پر جو مجرم صہیونی ہاتھوں نے وحشیانہ طریقے سے شہید کیں۔'

امریکہ اس وقت ٹرمپ، مسک کی گھمن گھیریوں میں ہے۔ کبھی حیران، پریشان، ویران ہوئے بیٹھے ہیں۔ ہر قدم تنقید اور احتجاج کی لہر اٹھتی ہے۔ غزہ پر نظریں گاڑے، سرکاری اکاؤنٹ پر جو ناشائستہ، بے رحمانہ 'ٹرمپ غزہ' وڈیو چلی، اس نے صدر کی اوقات بتادی۔ اسے نہایت غیر مہذب (ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جنرل سیکرٹری نے) قرار دیا۔ یہ تبصرہ بھی رہا کہ ٹرمپ میں انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں، وہ صرف پیسہ اور سرمایہ کاری جانتا ہے۔

امت کے لیے یہ امر نہایت افسوس ناک اور باعث الم ہے کہ وہ سعودی عرب جارہا ہے ایک کھرب ڈالر کی ڈیل کے لیے۔ امتِ مسلمہ کا یہ پیسہ امریکی معیشت سنوارے گا۔ بشمول امریکی فوجی ساز وسامان کی خریداری کے۔ غزہ کی تعمیر تو، یا رمضان میں سحری افطاری سے محرومی دور کرنے کے لیے نہ سیاسی دباؤ، نہ معاشی پشت پناہی! (یاد رہے کہ 3 مارچ کو خلافتِ عثمانیہ ٹوٹے 100 برس گزر گئے! اب ہم نام نہاد جمہوریتوں اور بادشاہتوں کے گرداب میں ہیں۔ 'لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر!')

مسک کے بھانڈے بھی پھوٹ رہے ہیں اور امریکیوں کی صلواتیں سنتا جی بھر بددعائیں سمیٹ رہا ہے۔ سیکرٹری آف سٹیٹ سے الجھاؤ کی کہانیاں مزید ہیں جن کا بظاہر ٹرمپ انکاری ہے! امریکی پیسہ بچانے کا ذمہ دار، ہر ادارے سے نوکریاں اور مراعات/امداد ختم کرنے والا ای لون مسک کیا یہ ذمہ داری مفت نبھا رہا ہے؟ امریکہ کی محبت میں؟ سب کمیٹی نے بھانڈا پھوڑا: 'مسک اپنے معاوضے میں 8 ملین ڈالر روزانہ کے حساب سے وصول کر رہا ہے۔ دوسری طرف امریکی سوشل سیکورٹی ہمارے عوام کو کیا دیتی ہے؟ 65 ڈالر! ضرورت ہے ان ارب پتیوں کی جیبیں ٹٹولنے کی جو ٹیکس ادا نہیں کرتے!' (یہ جمہوریت ہے، جو ہمارے ہاں بھی کچھ مختلف نہیں!) ای لون ٹرمپ کے گلے کی چھچھوندر بن گیا ہے، نہ اگلے بن پڑے نہ نگلے۔ اس نے بہت سے جھوٹ ٹرمپ کے منہ میں ڈلوائے۔ مثلاً یہ کہ بہت سے لوگ 100 سال سے زائد عمر میں سوشل سیکورٹی وصول کر رہے ہیں حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ یہ بھی کہا کہ 150 سال سے زائد عمر والوں کو بھی ادائیگی ہو رہی ہے۔ حالانکہ 115 سال عمر پر خود بخود بند ہو جاتی ہے۔ بچت مہم میں سائنسی اداروں کی، یونیورسٹیوں کی امداد بند/مناصب ختم/کٹوتیاں کر دی گئیں۔ ہر طرف

احتجاج کا سماں اور مظاہرے ہمہ نوع جاری ہیں۔ سائنس اور تعلیم امریکہ کی پہچان اور معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور یہ احمقوں کا ٹولہ اسی کے درپے ہے!

خود ای لون کو معاشی تھپیڑے بھی پڑ رہے ہیں اور مقبولیت، نفرت اور ضد میں بدل رہی ہے۔ جرمنی میں ٹیسلا گاڑی خریدنی لوگوں نے بند کر دی، سفید فام جنونیوں کی حمایت ای لون کی طرف سے ہونے پر۔ مسک کا ذاتی پروگرام مریخ پر انسانوں کو بھیجنے والے راکٹ کا، آٹھویں مرتبہ تباہ ہو گیا۔ (مہینہ پہلے ہی ساتویں مرتبہ جل گرا تھا خلا میں!) امریکہ کی سائنس پر کٹوتیاں کرنے والے کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ مسک کا X بھی دنیا کے بیشتر حصوں میں اچانک معطل ہو گیا!

پاکستان امریکہ کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا، اس کے 13 فوجیوں کو ہلاک کرنے والا افغان پکڑوا کر۔ ٹرمپ نے زبانی کلامی شکریہ تو ہمارا ادا کر دیا۔ مگر ری پبلکن ہاتھی نے فوراً ہی کھانے کے دانتوں کا وار بھی کر دیا۔ ہمارے (اور افغانوں کے لیے بھی) وارننگ جاری کر دی گئی کہ ٹرمپ سفری بندش ہم پر عائد کرنے کو ہے۔ لہٰذا امریکہ کا سفر اختیار نہ کریں۔ اپنے شہریوں کو امریکہ نے پاکستان میں متنبہ کر دیا کہ سیکورٹی خطرات ہیں۔ ساتھ ہی ایک پاکستانی سفیر کو امریکی ویزا/ مکمل کاغذات، سفارتی استثناء کے باوجود لاس اینجلس ایئرپورٹ سے ہی نکال باہر کیا۔ اب ہم حیرت زدہ منہ تک رہے ہیں۔ ہم نے 20 سال امریکی جنگ میں ملکی معیشت تباہ کی۔ تعلیم، حیا اور اخلاقیات کا جنازہ نکال ڈالا، ان کی خوشنودی کے لیے۔ لاکھ جانوں کی قربانی دی۔ ساری خدمتیں سمیٹ کر...... لو وہ بھی کہہ رہے ہیں یہ بے ننگ و نام ہیں!...... افغانستان کو ان کی خوشنودی کرتے دشمن بنا لیا۔ قبائلی علاقوں سے آپریشنز کر کے اپنی آبادی خوار و زار کی۔ خندہ پیشانی سے 400 ڈرون حملے برداشت کیے۔ امریکی نکل گئے، ہمیں ایک دلدل میں چھوڑ گئے۔ قربانیاں جاری ہیں۔ اللہ ہمیں اس آزمائش سے نجات دے۔ دوست دشمن کی پہچان عطا فرمائے۔ عالمِ اسلام میں قائدانہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا ہو۔ (آمین) جو امریکہ، یورپ، کینیڈا کا نہ بنا کیا وہ ہم گندم گوں مسکین پاکستانیوں کا بنے گا؟ 'وہ آقا ہے دوست نہیں' بہ زبانِ ایوب خان!

انہی محلوں سے برسنے لگے اب تیرِ عناد
جن کے دروازوں پہ تم جاتے تھے سائل بن کر

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

حلقہ کراچی وسطی کے زیرِ اہتمام کُل رفقاء رفیقات فیملی تربیتی اجتماع

تنظیم اسلامی حلقہ وسطی کراچی کا کُل رفقاء رفیقات تربیتی اجتماع امپیریل بینکوئیٹ گلشنِ اقبال میں صبح 9:00 تا 11.30 بجے منعقد ہوا۔ نظامت کی ذمہ داری حلقہ وسطی کے ناظمِ تربیت جناب فیصل منظور نے ادا کی۔

اجتماع کا آغاز تلاوت و ترجمہ قرآن پاک سے ہوا، سعادت قاری حاشر ذکی خان نے سورۃ لقمٰن کے رکوع 2 کی تلاوت کر کے حاصل کی۔ دروس کا اختصار ذیل میں ہے:-

(1) تربیت اولاد سورۃ لقمٰن رکوع 2 کی روشنی میں۔ محترم اسامہ جاوید عثمانی نے تربیت اولاد کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے انتہائی جامع انداز میں حضرت لقمان کی وصیت کو بیان کیا ہے جو اپنے فرزند کو کی تھی۔ اس ضمن میں 10 نکات کو 3 اعتبارات کے حوالے سے تقسیم کیا ہے جو کہ ایمان، اقدار اور رویہ ہیں۔ ان اعتبارات کا آپس میں ربط یہ ہے کہ اگر محض رویہ پر کام ہو تو باقی دو پر کوئی اثر نہیں ہوتا، اگر صرف اقدار پر کام ہو تو رویہ پر تو اثر ہوتا ہے لیکن ایمان پر اثر نہیں ہوتا، البتہ اگر ایمان پر کام ہو تو باقی دونوں اعتبارات ایمان کے تحت اثر پذیر رہتی ہیں۔ جنابِ لقمان کو اللہ نے حکمت عطا کی یعنی حقیقت تک محض فطرتِ سلیمہ کے ذریعے پہنچنے کی صلاحیت، جس کا اولین مظہر شکرِ الٰہی ہے۔ تربیت کے حوالے سے واضح کیا کہ اس کی بنیاد والدین و اولاد کے مابین شفقت و محبت اور بھروسا پر ہے جس کا آغاز والدین کو کرنا ہوگا وہ اس طرح کہ اولاد کے لیے بہترین دوست والدین کو بننا ہوگا۔ حضرت لقمان کی وصیتوں کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی وصیت شرک سے پرہیز ہے یعنی توحید پر مبنی ضابطۂ حیات کو اختیار کرنا۔ دوم یہ کہ والدین کی خدمت کرنا جس کے لیے والدین کو اپنی اولاد کے لیے عملی نمونہ بننا ہوگا۔ سوم یہ کہ اللہ کی طرف یکسو لوگوں کی صحبت و اتباع خود بھی کرنی ہے اور اپنی اولاد کی صحبتوں پر نظر بھی رکھنی ہے۔ چہارم یہ کہ ہر عمل حتٰی کے ذرہ برابر عمل بھی اللہ کی نگاہ سے اوجھل نہیں رہ سکتا اور اس کی جزا یا سزا مل کر رہے گی۔ پنجم یہ کہ بندگی رب کے ضمن میں نماز کا قائم کرنا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا اور حق کی راہ میں مصیبت پر صبر کے لیے سنجیدہ رویہ اختیار کرنا ہوگا۔ ششم یہ کہ معاملات کے حوالے سے اترانے سے اجتناب، عجز و انکساری پر کاربند رہنا، چال میں میانہ روی اور آواز میں پستی اختیار کرنا اعلیٰ ظرف کے حامل رویوں کی علامتیں ہے۔

(2) دورِ حاضر میں جہاد کے میدان۔ محترم راشد حسین شاہ نے سورۃ العنکبوت آیت 69 کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جہاد کے معانی کوشش سے کوشش کا ٹکراؤ ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم ہے کہ باطل دین کے مقابلے میں اللہ کے دین کے لیے جدوجہد کرنا۔ سورۃ الحجرات:15 کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں جہاد کی اہمیت واضح بیان ہوئی ہے کہ یہ ایمان کا لازمی عنصر ہے اور سورۃ الصف:10 کے تناظر میں واضح کیا کہ جہاد کے بغیر نجات ممکن ہی نہیں۔ جہاد کوئی فرصت کے اوقات کا کام نہیں بلکہ ہر لحظہ و لمحہ کرنے کا کام ہے۔ سوال یہ ہے کہ حضورؐ نے نبوت کے 15 سال تلوار نہیں اٹھائی تو جہاد کس شکل میں کیا؟ جواب یہ ہے کہ ان سالوں میں نظریات کا نظریات سے، اقدار کا اقدار سے اور رویہ کا رویہ سے ٹکراؤ رہا، اور یہی وہ جہاد تھا جو آپؐ نے اُن سالوں میں کیا۔ ہمارے لیے کونسے میدان میسر ہیں جہاد کے لیے؟ سب سے پہلے تو اپنے نفس کے ساتھ کشاکش جو ہر وقت فرار کی راہ کی جانب آمادہ کرتا رہتا ہے۔ دوم موجودہ دور کے نظریات جن کی تشہیر و تنفیذ کے لیے باطل قوتیں پوری طاقت کے ساتھ مال و جان و وقت لگا رہی ہیں، جن کے تحت ایک خیالی دنیا کا تصور بنایا گیا ہے جو انسان کو اپنے آپ سے غافل کر رہی ہے۔ سوم اعمال کے تحفظ کے لیے جہاد، جیسا کہ موجودہ دور کے لبرل سیکولر اور مغربی تہذیب سے مرعوب دانشور ذبیحہ و حج کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں اور ان عبادات کو پیسے کے ضیاع اور جانوروں پر ظلم کے عمل سے تشبیہ دیتے ہیں۔ دورِ حاضر میں کامیابی کے نئے معیارات متعین کئے جا رہے ہیں مثلاً شہرت؛ جس کے حصول کے لیے سوشل میڈیا کے ذریعے حیاء کی چادر تک چاک کی جا رہی ہے۔ اگلا میدان ہے تصورِ امت کے لیے جہاد: زمانہ میں ایسا ماحول بنایا جا رہا ہے کہ انسان انفرادیت میں غرق ہو کر رہ جائے جس کے لیے انفرادی آزادی جیسے پُرفریب نعرے ایجاد کیے گئے ہیں جبکہ دین اسلام اجتماعیت کا حکم دیتا ہے جو ذات کے خول کو توڑے بغیر قائم ہی نہیں ہو سکتی۔ آخر میں فتنۂ دجال کے خلاف جہاد ہے۔ دجالی تہذیب کا سب سے بڑا ہتھیار ٹیکنالوجی ہے اور اس کے سحر نے سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ یہود اپنی نسلوں کو آنے والے جھوٹے مسیح کے لیے تیار کر رہے ہیں جبکہ مسلمان مسحور و مبہوت و محروم ہیں۔ ان تمام میدانوں میں مکمل شعور کے ساتھ جہاد ہماری آخرت کی نجات کے لیے شرطِ لازم ہے۔

(3) جہاد بالمال کی فضیلت و اہمیت۔ محترم انجینئر محمد عثمان علی نے سورۃ الحدید کے تناظر میں انفاق کی فضیلت و اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سب کچھ رب تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور اسی دیئے ہوئے میں سے خرچ کرنے کا حکم ہے۔ اس خرچ کرنے کا فائدہ اللہ کو نہیں پہنچتا بلکہ خود انفاق کرنے والے کو پہنچتا ہے۔ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور انفاق کرتے ہیں، یہی ہیں جو اجرِ عظیم کے مستحق ہیں۔ انسان اپنی کوتاہ نظری کے باعث عارضی دنیا میں انویسٹمنٹ کرتا ہے اور اس میں نقصان بھی اٹھاتا ہے لیکن اللہ کے ساتھ تجارت نہیں کرتا جس میں نقصان کا ذرہ برابر بھی خدشہ نہیں بلکہ 700 گنا تک نفع ملتا ہے اور اس کے باوجود اللہ اس انفاق کو اپنے ذمہ قرض قرار دیتا ہے، جس کو اجرِ عظیم کی صورت میں بڑھا چڑھا کر واپس کرے گا، اور یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ سیرت نبویؐ گواہ ہے کہ آپؐ سب سے بڑھ کر سخی تھے اور جب رمضان آتا تو سخاوت میں آندھی سے بھی تیز تر ہو جاتے تھے۔

اس اجتماع میں 600 رفقاء و رفیقات اور لگ بھگ 500 احباب و حبیبات نے شرکت کی۔ امیر محترم کی جانب سے دعا پر اس محفل کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: سید محمد احمد، ناظم دعوت راشد منہاس جوہر 1 کراچی)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام توسیعی دعوت پروگرام

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام ضلع نوشہرہ کے ایک گاؤں زڑہ میانہ کے ایک حجرے میں توسیعی دعوت پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مدرس کے فرائض ناظم دعوت حلقہ محترم حبیب الرحمٰن نے سرانجام دیئے۔ انہوں نے نمازِ عصر کے بعد اپنے خطاب میں ''اقامت دین کی جدوجہد اور لوازمِ نجات'' پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ یہ پروگرام تقریباً 40 منٹ پر محیط تھا اور اس میں تقریباً 40 افراد نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہماری کاوش کو قبول فرما کر توشۂ آخرت بنا دے۔ آمین! (رپورٹ: محمد شمیم خٹک، امیر حلقہ خیبر پختونخوا)

حلقہ ملاکنڈ کی تین مقامی تنظیم کا مشترکہ تربیتی اجتماع

تنظیم اسلامی حلقہ ملاکنڈ کے زیرِ اہتمام اقصیٰ مسجد، بیبیوڑ میں بروز اتوار صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک مقامی تنظیم دیر، بیبیوڑ اور داروڑا کا مشترکہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں رفقاء نے بھرپور شرکت کی۔ اجتماع کا مقصد دینی تربیت، اسلامی احکامات کی تفہیم اور رمضان المبارک کی تیاری تھا۔

اجتماع کا آغاز محترم عالم زیب کے درسِ قرآن سے ہوا۔ انہوں نے قرآن کی روشنی میں ہدایت اور فلاح کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جناب محمد حنیف نے درسِ حدیث پیش کیا۔ انہوں نے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اخلاقیات اور دین پر عمل کے فوائد بیان کیے گئے۔ محترم لائق سید نے سیرتِ صحابہؓ پر گفتگو کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے عملی نمونے پیش کیے۔ اس کے بعد محترم شوکت اللہ شاکر نے فرائض دینی کے حوالے سے تفصیلی مذاکرہ کرایا۔ جس میں دین کے بنیادی فرائض اور ان پر عمل کی اہمیت اجاگر کی گئی۔

چائے کے وقفے کے بعد اجتماع کا دوسرا حصہ شروع ہوا، جس میں امیر حلقہ محترم ممتاز بخت نے ''تربیت اور انفاق کی اہمیت'' پر روشنی ڈالی اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مالی اور اخلاقی تربیت کے اصول بیان کیے۔ اس کے بعد محترم شوکت اللہ شاکر نے خطاب کیا اور ''دعوت کی اہمیت اور ضرورت'' کے موضوع پر مدلل گفتگو کی۔ اجتماع کے آخری سیشن میں محترم حبیب علی نے استقبالِ رمضان پر خطاب کیا، جس میں رمضان کی برکات، تیاری، اور عبادات کی فضیلت اور رمضان، قرآن اور پاکستان کے تعلق کو اجاگر کیا گیا۔ آخر میں امیر حلقہ محترم ممتاز بخت نے اختتامی خطاب کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔

(رپورٹ: شوکت اللہ شاکر)

حلقہ ملاکنڈ کے زیر اہتمام اتاتخیل غالیگے میں تعارفی اجتماع

حلقہ ملاکنڈ کے زیر اہتمام بعد نماز جمعہ اتاتخیل غالیگے میں ایک تعارفی اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں درجہ ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ راقم نے تنظیم اسلامی، بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ، امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ صاحب کے تعارف پیش کئے۔ محترم حبیب علی نے فرائض دینی پر بات کی۔ اس کے بعد امیر حلقہ محترم ممتاز بخت نے نظم جماعت کے لیے بیعت کی اہمیت اور تنظیمی ڈھانچے پر گفتگو کی۔

دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: محمد صدیق)

حلقہ بلوچستان کے زیر اہتمام شاہرگ ہرنائی میں دعوتی اجتماع

حلقہ بلوچستان کی جانب سے امیر حلقہ بلوچستان محترم محبوب سجانی کی سربراہی میں ناظم دعوت حلقہ محترم خواجہ ندیم احمد، مقامی امیر محترم فدا احمد، کوئٹہ جنوبی مقامی معتمد محترم شیخ قدیر احمد، کوئٹہ جنوبی کے ملتزم رفیق محترم عادل حسین، وفد کی صورت میں بروز اتوار ہرنائی شاہرگ کے علاقہ میں مغرب تا عشاء ایک دعوتی اجتماع میں تنظیم کی اساسی دعوت وفکر کو پیش کیا گیا۔

اس اجتماع میں 50 سے 60 احباب نے شرکت کی۔ پروگرام کے آخر میں احباب سے تعارف لیا گیا اور رابطہ نمبر نوٹ کیا گیا۔ عشائیہ کے بعد تنظیمی لٹریچر بھی فراہم کیا گیا۔ (رپورٹ: اقتدار احمد خان، ناظم نشر واشاعت، حلقہ بلوچستان)

دعائے مغفرت

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆ حلقہ آزاد کشمیر کے رفیق محترم راجہ عبدالوحید خان کی والدہ وفات پا گئیں۔

☆ حلقہ بہاول نگر، مروٹ کے مبتدی رفیق محترم محمد ابرار حسین قادری کے والد وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0313-6506305

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔
قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَاَدْخِلْهُمَا
فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يَّسِيْرًا

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(06 تا 12 مارچ 2025ء)

جمعرات 06 مارچ: مرکزی عاملہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 07 مارچ: تقریر اور خطبۂ جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ڈیفنس کراچی میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔

ہفتہ 08 مارچ: معروف سوشل میڈیا فورم ''درس قرآن ڈاٹ کام'' کی رمضان نشریات کے آن لائن پروگرام میں شرکت کی۔

اتوار 09 مارچ: ایک مقامی تنظیم کے امیر کے جواں سال صاحبزادے ورفیق تنظیم کی عیادت کے لیے کراچی کے ضیاء الدین ہسپتال جانا ہوا۔

پیر 10 مارچ: سلیم حبیب یونیورسٹی کراچی میں ''ماہ رمضان کی تاریخ، فضیلت، حکمت اور تربیت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ طلبہ کے ساتھ سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔

بدھ 12 مارچ: سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی میں ''ماہ رمضان کی تاریخ، فضیلت، حکمت اور تربیت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ طلبہ کے ساتھ سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔

دورہ ترجمہ قرآن: حلقہ کراچی وسطی کے زیرِ اہتمام ''دی سگنیچر اینڈ امپیریل بینکویٹ ہالز'' سٹیڈیم روڈ، کراچی میں ماہِ رمضان کی راتوں میں نمازِ تراویح کے دوران قرآن حکیم کے ترجمہ و مختصر تشریح کو بیان کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ متفقہ قرآنی نصاب کے حوالے سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی دیگر ریکارڈنگز کا اہتمام ہوا۔

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا سالانہ اجتماع

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کے تحت لاہور کے دونوں حلقوں کا سالانہ اجتماع 22 فروری 2025ء بروز ہفتہ صبح 9:30 بجے تا دوپہر 1:30 بجے قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ اس کی سعادت گارڈن ٹاؤن کی رفیقہ محترمہ تسنیم کو حاصل ہوئی جنہوں نے سورۃ البقرۃ، رکوع نمبر 23 کی تلاوت کی۔ اس کے بعد محترمہ زوجہ احمد جواد نے نظم ''اپنی ملت کے زخموں کو بھرتے چلیں'' پڑھی۔

اس کے بعد محترمہ زوجہ کلیم نے ''استقبالِ رمضان'' کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس مہینے میں سب سے بڑی نعمت یعنی نعمت ہدایت قرآن مجید عطا کیا گیا۔ رمضان میں اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ قیام اللیل روح کی غذا ہے، ان اوقات کو کھانے پینے اور سونے میں ضائع نہ کیا جائے بلکہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہیں۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رمضان کے آخری عشرے میں آپ ﷺ عبادت کے لیے کمر کس لیتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے۔ جنت کا ایک دروازہ باب الرّیان صرف روزہ داروں کے لیے ہے۔

اگلا موضوع محترمہ زوجہ اعجاز لطیف کا ''فکرِ آخرت'' کے حوالے سے تھا۔ اُنہوں نے اپنے لیکچر کا آغاز سورۃ العنکبوت، سورۃ المومنون، سورۃ النساء اور سورۃ القیامۃ کی آیات سے کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ دنیا کی زندگی اس لیے دی گئی ہے کہ ہم اُس لمبی اُخروی زندگی کی تیاری کر سکیں۔ آخرت کے لیے بہترین توشہ تقویٰ اور عمل صالح ہے۔ ایک صحابیؓ نے پوچھا: ''سب سے عقلمند کون ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو سب سے زیادہ موت کو یاد کرے اور اس کی تیاری کرے۔'' مزید یہ کہ میزان میں سب سے بھاری عمل بہترین اخلاق، حلال رزق اور دینی طرزِ معاشرت ہے۔ اُنہوں نے ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آخرت میں تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہ رکھے گا۔

1. جب اعمال نامے تھمائے جائیں گے۔
2. جب اعمال تولے جائیں گے۔
3. جب پل صراط سے گزارا جائے گا۔

اُنہوں نے کہا کہ سورۃ النور کی آیت 52 کے تحت کامیاب لوگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی، نیک اعمال کیے اور تقویٰ اختیار کیا۔ اُنہوں نے اپنے لیکچر کا اختتام حضرت علی ؓ سے منسوب نظم ''مقبرہ کی آواز'' پر کیا۔

اگلا موضوع ''دجالی دور میں مثالی خاتون کا کردار'' محترمہ زوجہ محمود حماد کا تھا۔ اُنہوں نے واضح کیا کہ لیکچر کے عنوان سے ہی رہنمائی ہوتی ہے کہ انسان کا اصل تعارف ''عبداللہ'' یعنی، اللہ کا بندہ ہے۔ اللہ کی مرضی سے دنیا میں آیا ہے اور اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا پابند ہے۔ عورت کے دائرہ کار، کردار اور ترجیحات کے تعین کے دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ اللہ کے ہاں سب سے پہلے کن فرائض اور ذمہ داریوں کی مسئول ہے۔ اس اعتبار سے آج کے دور میں عورت حقوق و فرائض اور معاشرتی کردار کے لیے راہنمائی بے خدا تہذیب کی بجائے 1400 سال پہلے کی دینی روایت سے لینے کی ضرورت ہے۔ دجالی دور کی وضاحت کے بعد ان احادیث کا مطالعہ کیا گیا جن میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو دورِ فتن کی خبر دی۔ اس دور میں صحابہ کرامؓ کو فتنوں سے دور رہنے، گھروں کے ٹاٹ بننے اور گناہوں پر کثرت سے استغفار کرنے کی تاکید کی گئی جو آج ہمارے لیے بھی فتنوں سے بچاؤ کی یقینی راہ ہے۔

آخر میں محترمہ زوجہ اسعد مختار نے رفیقات و معاونات کے لیے لائحہ عمل پر گفتگو کی۔ اُنہوں نے تنظیم اسلامی میں شمولیت کے مقاصد بتائے جو کہ رضائے الٰہی اور نجاتِ اُخروی کا حصول ہیں۔ اُنہوں نے بتایا کہ ایک حلقہ میں مشاورتی اسرہ کا قیام ہو چکا ہے جبکہ دوسرے حلقہ کے مشاورتی اسرہ کا قیام جلد ہوگا۔ خواتین کا نظم مردوں کے نظم کے تابع ہے۔ تمام معاونات و مدرسات کو اچھی طرح نظام العمل پڑھنے کی ضرورت ہے اور نظام العمل پڑھ کر معاونات اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں۔ اُنہوں نے معاونات کو تلقین کی کہ معاون مردوں سے راہنمائی لیتے ہوئے اُسرہ چلائیں اور اسرہ میں محبت کا ماحول قائم کریں۔ دین کا کام بھی شوہر کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔ سوشل میڈیا کے استعمال کے بارے میں بتایا کہ واٹس ایپ پر گروپ بنانے کی بجائے براڈ کاسٹ لسٹ بنانے کی اجازت ہے۔ سوشل میڈیا کے استعمال کے ضمن میں رہنمائی دی کہ اولاً مطلوب تو یہی ہے کہ ذاتی رابطے، تعلق کی بنیاد پر دعوت کے کام کو لے کر چلا جائے بامر مجبوری محدود پیمانے پر اس کے استعمال کی اجازت تو دی گئی ہے لیکن اس میں بھی فیس بک، ٹویٹر، انسٹاگرام وغیرہ جیسے پلیٹ فارمز کا استعمال غیر مناسب ہے۔ اسی طرح Status پر بھی کوئی چیز لگانا بظاہر عمومی تشہیر کا باعث بن جاتا ہے جو کہ ناپسندیدہ ہے۔ بالخصوص تنظیمی رفیقات کو اس سے اجتناب کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ خواتین کی ویڈیو نشریات سوشل میڈیا پر قطعاً نہیں ہونی چاہیے جبکہ آڈیو/آواز کو نشر کرنا بھی ناپسندیدہ ہے۔ لہٰذا ان سب باتوں سے بھی اجتناب کیا جائے تو بہتر ہے۔ البتہ تنظیمی مقاصد (اطلاعات و معلومات) کی غرض سے معاونہ اپنے اسرہ کی رفیقات کے ساتھ WhatsApp گروپ بنا سکتی ہیں۔ مزید برآں دورۂ ترجمۂ قرآن کے حوالے سے چند ہدایات و گزارشات بھی گفتگو میں شامل تھیں۔ جن میں ان امور پر خصوصی روشنی ڈالی گئی مثلاً خواتین ہال میں ستر و حجاب کا اہتمام، موبائل کے غیر ضروری استعمال سے پرہیز، تصویر کشی کی ممانعت، بچوں والی ماؤں کے ساتھ خندہ پیشانی اور نرمی سے پیش آنا اور ہال میں نظم کی پابندی کے ضمن میں رخصت و عاجزی کا رویہ اختیار کرنے کے حوالے سے اہم ہدایات تھیں۔ اجتماع میں موجود رفیقات کو باور کرایا گیا کہ داعی دین کے اخلاق، دعوتِ حق کے ضمن میں پہلی اور اہم سیڑھی ہے۔ اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ تنظیمی (عمومی اور خصوصی) اجتماعات میں رفیقات اپنے لباس وغیرہ کے حوالے سے خاص توجہ دیں کہ دینی تعلیمات کے مطابق ہو۔ غیر سائز لباس، تنگ fitting والے عبایہ، باریک دوپٹوں کی بجائے سائز کھلا اور سادہ عبایہ زیب تن کریں، سادگی کو شعار بنائیں کہ یہی نبوی طریقہ اور دین کا مزاج ہے۔ اُنہوں نے زور دیا کہ کتابچہ ''خواتین کی دینی ذمہ داریاں'' اور نظام العمل کا مطالعہ وقتاً فوقتاً اُسرہ میں ہونا چاہیے۔ بیان القرآن کے مطالعہ/سماعت کو معمولات میں شامل رہنا چاہیے۔

اس کے بعد ناظمہ عالیہ صاحبہ کا رفقاء کے نام پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو کہ ندائے خلافت کے شمارہ نمبر 1، 2025ء میں شائع ہو چکا ہے۔

آخر میں امیر محترم کا رفیقات کے لیے ریکارڈڈ پیغام سنایا گیا۔ ناظمہ عالیہ صاحبہ کی پُرسوز دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نائب ناظمہ عالیہ صاحبہ نے ادا کیے۔ (رپورٹ: بنت شیخ رحیم الدین)

❁❁❁

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورت حال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- فلسطینی وزارت صحت کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک مجموعی طور پر 48458 شہید اور 111897 زخمی ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں غزہ کے اسپتالوں میں نئے شہداء اور زخمی لائے جا رہے ہیں جبکہ ابھی بھی کئی فلسطینی شہداء کی لاشیں ملبے تلے دبی ہوئی ہیں، جن تک ایمبولینس اور سول ڈیفنس کی ٹیمیں پہنچ نہیں پا رہی ہیں۔
- غزہ کی وزارت اوقاف کے مطابق غزہ کی کل 1244 مساجد میں سے 1109 شہید ہو چکی ہیں۔ یہ کل مساجد کا 89 فیصد ہیں۔ ان میں 834 مساجد مکمل طور پر اسرائیلی کی فوج نے بمباری سے تباہ کی ہیں۔ جبکہ 275 مکمل تباہ تو نہیں ہوئیں مگر انہیں سخت نقصان ہوا ہے۔ فلسطینی مسلمان اذانوں کی آواز سننے سے بھی محروم ہیں۔
- تحریک مزاحمت کی قیادت کونسل کے سربراہ محمد درویش کی سربراہی میں ایک وفد نے مصری جنرل انٹیلی جنس سروس کے سربراہ میجر جنرل حسن رشاد سے ملاقات میں جنگ بندی معاہدہ پر عمل درآمد اور قیدیوں کے تبادلے پر بات چیت کی، جب کہ جماعت نے غزہ میں عارضی جنگ بندی قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے عارضی جنگ بندی کے امریکی اور صہیونی منصوبے کو مسترد کر دیا ہے۔
- تحریک مزاحمت کے ترجمان حازم قاسم نے بتایا ہے کہ قابض اسرائیل نے اکتوبر 2023ء میں غزہ پر مسلط کی گئی جارحیت کے آغاز سے ہی غزہ کی پٹی کی بجلی منقطع کر رکھی ہے۔ یہ طرز عمل بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے۔
- اسرائیلی جیل انتظامیہ قیدیوں کو سحری کے وقت کھانے کی فراہمی سے مکمل طور پر محروم رکھ رہی ہے۔ قیدیوں کو صبح تقریباً دس بجے ناقص اور غیر معیاری ناشتہ دیا جاتا ہے، جسے وہ اگلی سحری کے لیے بچانے پر مجبور ہوتے ہیں جو تب تک مزید خراب ہو چکا ہوتا ہے، جس سے ان کی مشکلات میں اضافہ ہو جاتا ہے جو قیدیوں کے بنیادی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔
- تحریک مزاحمت کے ترجمان عبداللطیف القانوع کا کہنا ہے کہ جاری مذاکرات کا محور جنگ کے خاتمے، اسرائیلی انخلا اور غزہ کی تعمیر نو ہے۔ تنظیم نے ثالثوں، بشمول مصری اور قطری وفود اور ٹرمپ کے نمائندے، کے ساتھ ہونے والی بات چیت میں مثبت رویہ اختیار کیا ہے اور اب مذاکرات کے نتائج کا انتظار کیا جا رہا ہے تاکہ قابض اسرائیلی حکومت کو معاہدے کی پاسداری پر مجبور کیا جا سکے اور اگلے مرحلے کی طرف بڑھا جا سکے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **سعودی عرب: حج اور عمرہ زائرین کے لئے مزید سہولتیں:** ادارہ امور حرمین کی جانب سے جاری ہوئے بیان میں کہا گیا ہے کہ فرض نمازوں اور تراویح کے لیے مسجد الحرام میں تیسری توسیع کے بعد بڑا حصہ نمازیوں کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حج اور عمرے کے لیے آنے والوں کو ہنگامی طبی امداد کی فراہمی کے لیے اسکوٹر سروس کا آغاز ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں مسجد نبوی ﷺ کی انتظامیہ نے زائرین کی سہولت کے لیے اردو، انگلش اور عربی زبانوں میں ڈیجیٹل نقشے جاری کر دیئے ہیں، جس کے ذریعے نماز کے اوقات میں مسجد میں موجود گنجائش کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔
ولی عہد اور یوکرینی صدر کی ملاقات: ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان اور یوکرینی صدر ولادی میر زیلنسکی کے درمیان اہم ملاقات میں شہزادہ محمد بن سلمان نے واضح کیا کہ سعودی عرب یوکرین میں جاری بحران کے پُرامن حل کے لیے عالمی برادری کی تمام مثبت کوششوں کی حمایت کرتا ہے اور کسی بھی تصفیے کے لیے اپنا تعمیری کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔
- **شام: سکیورٹی فورسز اور بشار حامیوں میں جھڑپیں، 1 ہزار سے زائد افراد ہلاک:** شام کی سکیورٹی فورسز اور معزول صدر بشار الاسد کے وفاداروں کے درمیان جھڑپوں اور اس کے بعد ہونے والے قتل عام میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر گئی ہے، جن میں 750 شہری شامل ہیں۔
- **برطانیہ: بگ بین ٹاور پر چڑھ کر فلسطینی پرچم لہرانے والا شخص گرفتار:** لندن کی میٹروپولیٹن پولیس نے بگ بین ٹاور پر چڑھ کر کئی میٹر کی بلندی پر ننگے پاؤں فلسطینی پرچم لہرانے اور فلسطین کی آزادی کے لیے نعرے لگانے والے شخص کو دن بھر انتظار کر کے نیچے اُترنے پر گرفتار کر لیا۔ اُس کو دیکھنے کے لئے جمع ہونے والے لوگ بھی 'فلسطین کو آزاد کرو' اور 'آپ ایک ہیرو ہیں' کے نعرے لگاتے رہے۔
- **بھارت: ٹرین میں تلاوت کرنے والے امام مسجد پر انتہا پسندوں کا تشدد:** ریاست راجستھان میں گنگاپور سٹی سے انکلیشور (گجرات) جانے والے ایک بزرگ امام مسجد پر اُس وقت حملہ کیا گیا جب وہ ٹرین میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ ہندو انتہا پسند گروہ نے ٹرین میں سوار ہو کر مسلمانوں کے خلاف توہین آمیز تبصرے کرنے کے بعد اُن پر تشدد شروع کر دیا۔ امام مسجد کو تشویش ناک حالت میں ہسپتال منتقل کیا گیا۔
- **اردن: علاج کے لیے غزہ کے بچوں کا پہلا گروپ موصول:** اردن کو طبی علاج کے لیے غزہ کے بیمار بچوں کا پہلا گروپ موصول ہو گیا ہے۔ شاہ عبداللہ دوم نے جنگ زدہ غزہ سے 2000 بیمار بچوں جن میں کینسر کے مریض بھی شامل ہوں گے، کا علاج کرانے کا وعدہ کیا تھا۔
- **قطر: اسرائیلی جوہری تنصیبات کو عالمی ایجنسی کی نگرانی میں لایا جائے:** قطری وزارت خارجہ نے ایک بیان میں اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی تمام جوہری تنصیبات کو آئی اے ای اے کے حفاظتی اقدامات کے تابع کرے اور اسرائیل کو جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے میں شامل ہونا چاہیے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

Putative Statement from a Released Israeli Hostage

Today, the Israeli prisoner **Alexander Turbanov**, who was released, made a statement that shocked the occupying Israel:

"Your kindness has been engraved in my conscience forever. During the 498 days I lived among you, despite the aggression and crimes you endured, I learned the true meaning of manhood, pure heroism, and respect for humanity and values.

You were the free ones under siege, while I was the prisoner, and you were the protectors of my life. You cared for me as a compassionate father cares for his children. You preserved my health, dignity, and grace, and even though I was in the hands of men fighting for their land and stolen rights, and despite the fact that my country's government was committing the most heinous genocide against a besieged people, you never allowed hunger or humiliation to touch me.

I did not know the true meaning of masculinity until I saw it in your eyes, and I did not realize the value of sacrifice until I lived among you—until I saw you smiling in the face of death, resisting an enemy armed with tools of destruction with nothing but your bare bodies. No matter how eloquent or expressive I may be, I will never find words to reflect your true worth, nor to express my astonishment and admiration for your noble morality.

Does your religion really teach you to treat prisoners in such a way?

What a great faith this must be, to elevate you to such a level that all man-made human rights laws collapse before it, that all protocols of war crumble in its presence! Even in the most difficult moments, you demonstrated justice and mercy not through empty slogans but through the reality of our experiences, never abandoning your principles even in the darkest conditions.

Believe me, if I ever return here, it will only be as a *mujahid* in your ranks. Because I learned the truth from your people, and I realized that you are not only the rightful owners of the land, but also of principles and a just cause."

Courtesy: https://thecsspoint.com/global-peace-and-security-dr-mahboob-a-khwaja/

Editorial Comment: We received the above letter from Dr. Mahboob Khwaja. It appears to be genuine. If it is, it indicates that the resistance is following the Islamic rules on treatment of prisoners. By contrast, the prisoners returned by Israel show signs of torture. Their bodies are branded with the Star of David. They are frequently returned on stretchers, emaciated, and in some cases unable to speak, walk, or engage in basic functions.

About: Dr. Mahboob Khwaja, the writer of this tract, specializes in global security, peace and conflict resolution.

موسس: ڈاکٹر اسرار احمدؒ
نگران: شجاع الدین شیخ
رجوع الی القرآن کورس
تعارفی نشست
قرآن اکیڈمی ڈیفنس 13 اپریل 2025ء بروز اتوار
صبح 09:30 بجے
آغاز درج ذیل اکیڈمیز میں
14 اپریل 2025ء
بروز پیر
صبح 08:45 تا دوپہر 01:00 بجے
دورانیہ 10 ماہ
سال اوّل
تجوید القرآن
ترجمہ قرآن حکیم
بیان القرآن
منتخب نصاب
عربی گرامر
حدیث و سنت
سیرت النبی
سیرت صحابہؓ
عقیدہ و فقہ
فکر اسلامی
توسیعی محاضرات
سال دوم
اصول التفسیر
علوم القرآن
اصول الحدیث
اصول الفقہ
اللغتہ العربیتہ وادبھا
علم العقیدہ
تفسیر القرآن
علم الحدیث
فقہ العبادات والمعاملات
الفکر الاسلامی
info@QuranAcademy.edu.pk
www.QuranAcademy.edu.pk
مقامات تدریس
قرآن اکیڈمی ڈیفنس 0334-3088689 021-35340022-24
قرآن اکیڈمی یٰسین آباد 021-36806561 021-36337361
قرآن اکیڈمی کورنگی 0343-1216738 021-35074664
قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر 0333-4030115 021-34030119
قرآن انسٹیٹیوٹ [illegible] 0335-3318050 0333-3145800
قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد 0334-3350910 0345-2701363

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.11

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگر فری
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

PHARMA